میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ
کی مشہور کتاب
نحو میر
پہلی مرتبہ اردو زبان میں آسان مشقوں کے ساتھ
(مولانا) محمد شاہد جاوید صاحب
مدرس مدرسۃ الحسنین گرین ٹاؤن فیصل آباد
مکتبۃ الحرمین

میر سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

کی مشہور کتاب

نحو میر

پہلی مرتبہ اُردو زبان میں

آسان مشقوں کے ساتھ

مرتبہ

(مولانا) محمد شاہد جاوید صاحب

مدرس مدرسۃ الحسنین گرین ٹاؤن فیصل آباد

مکتبۃ الحرمین

دکان نمبر ۲۳ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

۰۳۲۱-۴۳۹۹۳۱۳ = ۰۳۳۱-۴۳۹۹۳۱۳

☆ نام کتاب .... نحومیر اردو

☆ مولف .... مولانا محمد شاہد جاوید صاحب

مدرس مدرسۃ الحسنین، گرین ٹاؤن فیصل آباد

☆ سرورق .... حضرت سید نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ

☆ کتابت .... نوید عالم تلمیذ سید نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ الحرمین

دکان نمبر ۲۳ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

۰۳۲۱_۴۳۹۹۳۱۴ = ۰۳۲۱_۴۳۹۹۳۱۴

کتاب کی دستیابی کے مراکز

- المصباح اردو بازار لاہور
- ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
- مکتبہ مجددیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد + لاہور
- مکتبہ ندوہ قاسم سنٹر اردو بازار کراچی
- زم زم پبلشرز اردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
- دار الاشاعت اردو بازار کراچی
- مکتبہ بیت العلم کراچی
- مکتبہ عمر فاروق کراچی
- مکتبہ امدادیہ ملتان

مُصنِّف (رَحِمَہُ اللہ) کے حَالات

نحومیر کے مُصنِّف کا اسمِ گرامی علی بن محمد بن علی ہے کُنیت اَبُوالحسن اور لقب میر سیّد شریف ہے۔ جُرجان کے رہنے والے تھے۔

وِلادَت اور وَفَات

۲۲ شعبان المبارک ۷۴۰ھ میں جُرجان کی "طاغو" نامی بستی میں پیدا ہوئے اور ۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ کو دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف رِحلت فرمائی۔

عِلمی شغف

آپ نے بچپن ہی میں عُلومِ نقلیہ اور عقلیہ میں کمال حاصل کر لیا تھا اور عمر کا وہ حِصّہ جس میں بچے اپنے ہمجولیوں کے ساتھ کھیل کود میں مَصرُوف ہوتے ہیں آپ نے اِس حِصّہ میں اَہم تصانیف کا سِلسلہ شروع فرمایا چنانچہ "وَافیہ شرح کافیہ" پر بچپن ہی میں حاشیہ لکھا اور پھر فارسی میں کُتبِ نحو کی تالیف شروع فرمائی۔ دِیگر عُلومِ نقلیہ اور عقلیہ میں تصانیف کا سِلسِلہ وَفات تک جاری رہا۔

تَصَانِیفِ جَلِیلہ

(۱) فارسی زبان میں ترجمہ قرآن (۲) حاشیہ بیضاوی (۳) حاشیہ مشکوٰۃ شریف (۴) حاشیہ مُطوّل وغیرہ۔

تربیّتِ بَاطنی

سیّد صاحب نے بَاطنی تربیّت حضرت خواجہ علاؤالدین محمد بن محمد عطار بُخاری رَحِمَہُ اللہ سے حاصِل کی۔

ہر علم کو شروع کرنے سے پہلے چار چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔
(۱) علم کی تعریف (۲) علم کا موضوع (۳) علم کی غرض وغایت (۴) علم کا واضع
نحو کی تعریف دو قسم پر ہے (۱) لُغوی (۲) اِصطلاحی
نحو کے لُغوی معنیٰ کئی آتے ہیں (۱) قصد وارادہ (۲) جانب وغیرہ

نحو کے اِصطلاحی معنیٰ: علم نحو ایسا علم ہے جس سے اسم، فعل، حرف کو باہم ترکیب دینے اور ان کے آخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

علم نحو کی غرض وغایت: عربی زبان بولنے اور لکھنے میں غلطی سے بچنا۔

علم نحو کا واضع: حضرت علی رضی اللہ عنہ

اِصطلاحات

سوال: ضمہ کسے کہتے ہیں جواب: پیش کو
سوال: فتحہ کسے کہتے ہیں جواب: زبر کو
سوال: کسرہ کسے کہتے ہیں جواب: زیر کو
سوال: حرکت کسے کہتے ہیں جواب: حرکت زیر، زبر، پیش کو کہتے ہیں
سوال: متحرک کسے کہتے ہیں جواب: متحرک وہ حرف ہے جس پر حرکت ہو
سوال: مضموم کسے کہتے ہیں جواب: مضموم وہ حرف ہے جس پر پیش ہو
سوال: مفتوح کسے کہتے ہیں جواب: مفتوح وہ حرف ہے جس پر زبر ہو
سوال: مکسور کسے کہتے ہیں جواب: مکسور وہ حرف ہے جس پر زیر ہو
سوال: سکون یا جزم کسے کہتے ہیں جواب: سکون یا جزم حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں
سوال: تنوین کسے کہتے ہیں جواب: دو زبر، دو زیر، دو پیش کو تنوین کہتے ہیں

سوال :۔ تَشدِید کسے کہتے ہیں جواب :۔ تَشدِید اس ّ علامت کو کہتے ہیں
سوال :۔ مُشَدَّد کسے کہتے ہیں جواب :۔ مُشَدَّد وہ حرف ہے جس پر تَشدِید ہو
سوال :۔ زمانہ کسے کہتے ہیں جواب :۔ زمانہ وقت کو کہتے ہیں
سوال :۔ زمانے کتنے ہیں جواب :۔ زمانے تین ہیں ماضِی (گزرا ہوا) حال (موجودہ) مُستَقبِل (آنیوالا)
سوال :۔ فِعل کسے کہتے ہیں جواب :۔ فِعل کام کو کہتے ہیں
سوال :۔ فِعل ماضی کسے کہتے ہیں جواب :۔ فِعل ماضی اس فِعل کو کہتے ہیں جو گزرا ہُوا زمانہ بتائے جیسے ضَرَبتُ "میں نے مارا گزرے ہوئے زمانہ میں"
سوال :۔ فِعل مُضارِع کسے کہتے ہیں جواب :۔ فِعل مُضارِع اِس فِعل کو کہتے ہیں جو موجودہ یا آئندہ زمانہ بتائے۔ جیسے یَضرِبُ وہ ایک آدمی مارتا ہے یا مارے گا
سوال :۔ اَمر کسے کہتے ہیں جواب :۔ اِس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کا حکم دیا جائے جیسے اِضرِبْ تو مار سوال :۔ نہی کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ اِس فِعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام سے روکا جائے جیسے لَا تَضرِبْ تو مت مار
سوال :۔ اِثبات اور مُثبَت کسے کہتے ہیں جواب :۔ اِثبات اور مُثبَت فِعل کے ہونے کو کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ اُس نے مارا۔
سوال :۔ نَفی اور مَنفی کسے کہتے ہیں جواب :۔ نَفی اور مَنفی فِعل کے نہ ہونے کو کہتے ہیں جیسے ما ضَرَبَ اُس نے نہیں مارا۔
سوال :۔ فَاعِل کسے کہتے ہیں جواب :۔ فَاعِل کام کرنے والے کو کہتے ہیں
سوال :۔ مَفعُول کسے کہتے ہیں جواب :۔ جس پر فَاعِل کا فِعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زیدٌ عَمرًوا زید نے عَمرو کو مارا اِس میں ضَرَبَ فِعل زیدٌ فَاعِل اور عَمرًوا مفعول بہٖ ہے
سوال :۔ فِعل مَجہُول کسے کہتے ہیں جواب :۔ فِعل مَجہُول ایسا فِعل ہے جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ عَمرٌو عمرو مارا گیا۔
سوال :۔ فعل لازِم کسے کہتے ہیں جواب :۔ فِعل لازِم ایسا فِعل ہے جو فقط فَاعِل پر پُورا ہو جائے جیسے قَامَ زَیدٌ زید کھڑا ہوا۔

سوال: فِعلِ مُتعدّی کسے کہتے ہیں جواب: فِعلِ مُتعدّی ایسا فِعل ہے جو فاعل اور مفعول دونوں پر پورا ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًوا زید نے عمرو کو مارا

سوال: غائب، حاضر، متکلم کسے کہتے ہیں جواب: حاضر وہ ہے جس سے بات کی جائے متکلم وہ ہے جو خود بات کرنے والا ہے۔ غائب وہ ہے جو موجود نہ ہو۔

سوال: صیغہ کسے کہتے ہیں جواب: صیغہ لفظ کو کہتے ہیں۔

سوال: حرفِ علّت کسے کہتے ہیں جواب: حرفِ علّت واؤ۔ الف اور یاء کو کہتے ہیں ان کا مجموعہ "وائے" ہے۔

سوال: حرفِ جار کسے کہتے ہیں جواب: حرفِ جار ایسا حرف ہے کہ جس کی وجہ سے اسم کے آخر میں زیر آئے جیسے بِزَیدٍ میں با اور یہ سترہ حروف ہیں جنکا بیان آگے آئے گا۔

سوال: مُصغّر کسے کہتے ہیں جواب: مُصغّر ایسا اسم ہے جس میں کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرنے کے لئے تبدیلی کی گئی ہو جیسے قَرَشٌ (بڑی مچھلی) سے قُرَیشٌ (چھوٹی مچھلی)

سوال: اسمِ منسوب کسے کہتے ہیں جواب: اسمِ منسوب ایسا اسم ہے جس کے آخر میں نسبت بیان کرنے کے لئے یائے مُشدّد لگائی گئی ہو جیسے بغدادٌ سے بغدادیٌّ وغیرہ

سوال: مُثنّیٰ یعنی تثنیہ، مجموع یعنی جمع کسے کہتے ہیں

جواب: تثنیہ دو کو اور جمع دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

سوال: موصوف کسے کہتے ہیں جواب: موصوف وہ ذات ہے جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے

سوال: صفت کسے کہتے ہیں جواب: صفت ایسا کلمہ ہے جس کے ذریعہ کسی اسمِ ذات کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے۔

سوال: عامل۔ معمول اور معرب، مبنی کسے کہتے ہیں۔

جواب: عامل وہ ہے جس کی وجہ سے اسم یا فعل کا آخر تبدیل ہو جائے۔ معمول وہ ہے جس میں عامل عمل کرے یعنی وہ اسم یا فعل جو عامل کی وجہ سے تبدیل ہو معمول ہوتا ہے معرب وہ ہے کہ جس کا آخر عامل کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ مبنی وہ ہے کہ جس کا آخر عامل کی وجہ سے تبدیل نہ ہو۔

سوال:۔ رَفع نَصَب جَر کسے کہتے ہیں جواب:۔ مُبتَدا اور خَبر اور فاعِل ہونے کے وقت مَعمُول کے آخر میں جو حرف یا حرکت ہو اس کو رَفع اور اُس حالت کو حالتِ رَفعی کہتے ہیں۔ مَفعُول ہونے کے وقت مَعمُول کے آخر میں جو حرف یا حرکت ہو اسکو نَصَب اور اِس حالت کو حالت نَصبی کہتے ہیں مُضافُ الیہٖ ہونے کے وقت یا حرفِ جَر کے داخِل ہونے کے وقت مَعمُول کے آخر میں جو حرف یا حرکت ہو اسکو جَر اور اِس حالت کو حالتِ جَرّی کہتے ہیں۔

سوال:۔ صحیح اور جاری مَجرائے صحیح کسے کہتے ہیں

جواب:۔ نحویوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں حرفِ عِلّت نہ ہو جیسے زَیدٌ جاری مَجرائے صحیح یعنی قائم مُقام صحیح وہ کَلِمہ ہے جس کے آخر میں اگرچہ حرفِ عِلّت ہو مگر اس کا ماقَبل ساکِن ہو جیسے دَلوٌ (ڈول)
اور صَرفیوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہے کہ جس کے حروفِ اصلی میں حرفِ عِلّت اور دو حرف ایک جِنس کے اور ہمزہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ۔ رَجُلٌ وغیرہ

سوال: مُنصَرِف اور غیر مُنصَرِف کسے کہتے ہیں

جواب:۔ مُنصَرِف وہ اسم ہے جس پر تینوں حرکتیں مع تَنوِین آئیں اور غَیر مُنصَرِف وہ اسم ہے جس پر کَسرَہ اور تَنوِین نہ آئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ : تو جان (اَرْشَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى) کہ یہ کتاب مختصر مجموعہ ہے علمِ نحو میں مُبْتَدِیْ کو لُغت کے مُفردات کے یاد کرنے اور اِشْتِقَاق کی پہچان اور صرف کے ضروری قواعد یاد کرنے کے بعد عربی کی ترکیب کی کیفیت کا آسانی کے ساتھ راستہ دکھلاتی ہے۔ اور جلد ہی معرب اور مبنی کی پہچان میں اور صحیح پڑھنے میں قوت دیتی ہے۔ بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَوْنِهٖ۔

لَفْظ : اِس آواز کو کہتے ہیں جو ایک یا اس سے زیادہ حُرُوفِ ہجا پر مُشْتَمِل ہو۔ جیسے زَیْدٌ وغیرہ۔

لَفْظ کی دو قِسمیں ہیں۔ (۱) مُہْمَل (۲) مَوْضُوْع

مُہْمَل بے مَعْنٰی لَفْظ کو کہتے ہیں اور مَوْضُوْع بامَعْنٰی لَفْظ کو۔ جیسے "پانی شانی" اِس مثال میں پانی مَوْضُوْع اور شانی مُہْمَل ہے۔

پھر لفظِ مَوْضُوْع کی دو قسمیں ہیں مُفْرَد اور مُرَکَّب

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے اس کا دُوسرا نام کلمہ ہے۔ جیسے قَلَمٌ۔ كِتَابٌ۔ زَیْدٌ وغیرہ

کَلِمَہ کی تین قِسمیں ہیں : اِسم۔ فِعْل۔ حَرف اِسم جیسے رَجُلٌ (آدمی) فِعْل جیسے ضَرَبَ (مارا) حرف جیسے مِنْ (سے)

مُرَکَّب : ایسے لَفْظ کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کَلِموں سے مل کر بنا ہو۔ جیسے قَلَمُ عَمْرٍو (عَمرو کا قلم) كِتَابُ زَیْدٍ جَدِیْدٌ (زید کی کتاب نئی ہے)

مُرَکَّب کی دو قِسمیں ہیں مُفِیْد۔ غیر مُفِیْد

مُرَکَّب مُفِیْد : ایسا مُرَکَّب ہے کہ جب بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سُننے

والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو یعنی بات ایسی پوری ہو کہ سُننے والا مطمئن ہو جائے جیسے کِتَابُ زَیْدٍ جَدِیْدٌ (زید کی کتاب نئی ہے) قَلَمُ عَمْرٍو ثَمِیْنٌ (عمرو کا قلم قیمتی ہے)

مُرَکَّبْ غیر مُفِیْد: ایسا مُرکّب ہے کہ جب بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سُننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو یعنی سُننے والا پُوری طرح مُطمئن نہ ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ۔ قَلَمُ عَمْرٍو وغیرہ۔

مُرَکَّبْ مُفِید کا دُوسرا نام کلام اور جُملہ ہے۔ جُملہ کی دو قسمیں ہیں خَبَرِیّہ۔ اِنْشَائِیَّہ

تَمْرِین

ان الفاظ میں سے مُفرد، مُرکّب مُفید اور غیر مُفید کو الگ الگ کریں۔

قَلَمٌ۔ کِتَابٌ۔ زَیْدٌ۔ کُرْسِیٌّ۔ اَللّٰہُ وَاحِدٌ۔ سَاعَةُ زَیْدٍ۔
مَلَکُ الْمَوْتِ۔ وَرَقُ الشَّجَرِ۔ کَلْبٌ۔ دِیْکٌ۔ اَلْوَلَدُ نَائِمٌ۔ اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ۔
اَلصَّنَمُ عَاجِزٌ۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَلْخَمْرُ حَرَامٌ۔ اَلشَّابُّ۔ مَاءُ الْبِئْرِ۔
اَلْکِتَابُ مَفْتُوْحٌ۔ اَلْمَاءُ۔ اِبْنُ مَحْمُوْدٍ۔ حُدَیْقَةُ الْمَدْرَسَةِ۔
اَلْقِطَارُ سَرِیْعٌ۔ اَلْمَاءُ بَارِدٌ۔ اَلسَّقْفُ۔ جُبْنٌ۔ جِدَارُ الْمَنْزِلِ۔
عَلَمُ بَاکِسْتَانَ اَخْضَرُ۔ قَلَمُ حَامِدٍ۔ اَلْاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ۔ قُفْلٌ۔ مِشْطٌ۔
مِحْبَرَةُ خَالِدٍ۔ هٰذَا الْقَلَمُ رَخِیْصٌ۔ صُوْرَةُ مَسْجِدٍ۔ فِیْلٌ۔ رَبٌّ۔ رَبِّیْ۔
لَوْنُ لِبَاسِیْ اَبْیَضُ۔ رَبِّیَ اللّٰہُ۔ رَسُوْلٌ۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ بَیْتٌ۔
بَیْتُ اللّٰہِ۔ بَیْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ اُسْتَاذِیْ۔ فَاکِهَةٌ۔
اُسْتَاذِیْ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ فَاکِهَةٌ لَذِیْذَةٌ۔ هٰذِهٖ فَاکِهَةٌ لَذِیْذَةٌ۔
اَلسَّمَکُ یَعِیْشُ فِی الْمَاءِ۔ اِنَّ السَّفِیْنَةَ تَجْرِیْ عَلَی الْمَاءِ۔ اَلْمَطَرُ۔
یَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ۔ حَفِظَ التِّلْمِیْذُ الدَّرْسَ۔ سَافَرَ عَلِیٌّ اِلٰی دِهْلِیْ۔

خُلاصہ

لَفظ

مُہمَل — مَوضُوع

مُفرَد — مُرَکّب

اِسم فِعل حَرف — مُرَکَّب مُفِید — مُرَکَّب غَیر مُفِید

جُملہ خَبرِیَّہ — جُملہ اِنشائِیَّہ

اِسمِیَّہ — فِعلِیَّہ

فصل:

جُملہ خَبرِیَّہ :- ایسے جُملے کو کہتے ہیں کہ جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے ضَرَبَ زَیدٌ - (زید نے مارا) اَکَلَ زَیدٌ . زید نے کھایا وغیرہ۔

جُملہ خبریّہ کی دو قسمیں ہیں جُملہ اِسمیّہ خَبرِیّہ - جُملہ فِعلیّہ خَبرِیّہ

جُملہ اِسمیّہ خَبرِیّہ :- ایسے جُملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جُز اسم ہو۔ جیسے زَیدٌ ضَرَبَ زید نے مارا۔

جُملہ فِعلیّہ خَبرِیّہ :- ایسے جُملے کو کہتے ہیں جسکا پہلا جُز فِعل ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیدٌ

جُملہ اِسمیّہ کے پہلے جُز کو مُسنَدٌ الیہ اور مُبتدا کہتے ہیں اور دُوسرے جُز

کو مُسنَد اور خبر کہتے ہیں. جُملہ فعلیہ میں پہلے جُز کو مُسنَد اور فعل کہتے ہیں اور دُوسرے جُز کو مُسنَد الیہ اور فَاعل کہتے ہیں۔

سوال :۔ مُسنَد اِلَیہ ۔ مُسنَد اور مُبتَدا کسے کہتے ہیں؟

جواب :۔ جس چیز کی نسبت کسی دُوسری شئی کی طرف کی جائے اس کو مُسنَد اور جسکی طرف کی جائے اس کو مُسنَد اِلَیہ کہتے ہیں اور مُبتدا وہ اِسم ہے جس سے جُملہ کی اِبتَدا ہو۔ جیسے زَیدٌ ضَرَبَ اِس میں مارنے کی نِسبَت زید کی طرف ہے لہٰذا زید مُسنَد الیہ ہے اور مارنا مُسنَد ہے نیز جُملہ کی اِبتَداء زید سے ہو رہی ہے لہٰذا اِس کو مُبتدا بھی کہیں گے اسم مُسنَد بھی ہوتا ہے اور مُسنَد الیہ بھی۔ فعل صِرف مُسنَد ہوتا ہے مُسنَد الیہ نہیں۔ حَرف نہ مُسنَد ہوتا ہے اور نہ ہی مُسنَد الیہ۔

تَمرِین

جُملہ اِسمِیَّہ اور فِعلِیَّہ کو الگ الگ کریں۔ نیز ترکیب کریں۔

اَللّٰہُ وَاحِدٌ ۔ نَصَرَ اللّٰہُ عَبْدَہٗ ۔ ذَھَبَ النَّاسُ لِصَلٰوۃِ الْعِیْدِ
اَلصَّنَمُ عَاجِزٌ ۔ کَسَرَ اِبْرَاھِیْمُ الْاَصْنَامَ ۔ اَلْوَلَدُ ضَعِیْفٌ ۔
اَلْکَلْبُ یَحْرُسُ الْبَیْتَ ۔ خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ ۔ یَضْرِبُ زَیْدٌ ۔
اَلْمَاءُ فِی الْبِئْرِ ۔ شَرِبْنَا الْمَاءَ ۔ زَیْدٌ یَلْعَبُ ۔ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمَاءَ ۔
اَلرَّجُلُ الْمَرِیْضُ غَائِبٌ ۔ ذَھَبَ الْمَرِیْضُ ۔ تِلْکَ سَیَّارَۃٌ سَرِیْعَۃٌ ۔
یَضْرِبُ الْاُسْتَاذُ طَالِبًا ۔ سَعِیْدٌ غَضِبَ ۔ بَاعَ الرَّجُلُ ثَوْبًا ۔ بَارَکَ اللّٰہُ ۔
رَجَعَ اِبْرَاھِیْمُ مِنْ سَفَرِہٖ ۔ فَرِحَ الْوَلَدُ ۔ اَلْفَاْرُ اَکَلَ الطَّعَامَ ۔ شَاھِدٌ رَکِبَ ۔
طَلَعَ الْبَدْرُ ۔ اَللّٰہُ خَلَقَ ۔ تَوَضَّاْتُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ ۔ عَلِیٌّ سَافَرَ ۔

جُملہ اِنشَائِیَّہ :۔ ایسے جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں جیسے اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار)

جُملہ اِنشَائِیَّہ کی دس قسمیں ہیں

اَمْر ۔ نَہِی ۔ اِسْتِفْہَام ۔ تَمَنِّی ۔ تَرَجِّی ۔ عُقُوْد ۔ نِدا ۔ عَرْض ۔ قَسَم ۔ تَعَجُّب

اَمْر : کسی کام کا حکم کرنا جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

نَہِی : کسی کام سے روکنا جیسے لَا تَضْرِبْ (تو مت مار)

اِسْتِفْہَام : سوال کرنا جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (کیا زید نے مارا ہے)

تَمَنِّی : آرزو کرنا جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)

تَرَجِّی : امید کرنا جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہوگا)

عُقُوْد : مُعَامَلات کرنا جیسے بِعْتُ وَ اشْتَرَیْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

نِدا : کسی کو پکارنا جیسے یَا اَللّٰہُ (اے اللہ)

عَرْض : درخواست کرنا جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے جس سے آپ کو کچھ بھلائی حاصل ہو)

قَسَم : خبر کو پختہ کرنا جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

تَعَجُّب : حیرانی کا اظہار کرنا جیسے مَا اَحْسَنَہٗ وَاَحْسِنْ بِہٖ (وہ کس قدر حسین ہے)

تَمْرِین

جُملہ خَبَرِیَّہ اور اِنشَائِیَّہ کو الگ الگ کریں۔

قَامَ زَیْدٌ ۔ ذَھَبَ قَمَرٌ ۔ عَمْرٌو نَصَرَ ۔ لَا تَنْصُرْ زَیْدًا ۔ اَکْرِمْ عَبْدَ اللّٰہِ ۔ یَا نَاصِرُ ۔ حَامِدٌ دَرَسَ ۔ ھَلْ نَصَرَ کَاشِفٌ ۔ لَیْتَ لَبَنًا مَوْجُوْدٌ ۔ لَعَلَّ مُعَلِّمًا غَائِبٌ ۔ اُنْصُرْ زَیْدًا ۔ مَا اَعْلَمَہٗ وَاَعْلِمْ بِہٖ ۔ وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلُ کَذَا ۔

لا تَفْعَلْ - لِمَ ضَرَبْتَ؟ - لَيْتَ الْقَمَرَ طَالِعٌ -
كَثُرَ الْمَطَرُ وَلٰكِنَّ السَّحَابَ خَفِيْفٌ -

فَصْل:

مُرَکَّب غیر مُفِید: ایسا مُرکَّب ہے کہ جب بات کہنے والا خاموش ہو جائے تو سُننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو یعنی سُننے والا پوری طرح مُطمئن نہ ہو
جیسے کِتَابُ زَیْدٍ وغیرہ

مُرَکَّب غیر مُفِید کی تین قسمیں ہیں!

مرکب اِضافی - مرکب بنائی - مرکب منع صرف

مُرَکَّب اِضافی: اِضافت نسبت کو کہتے ہیں مرکب اِضافی ایسا مرکب ہے جس میں ایک جُز کی نسبت دوسرے جُز کی طرف کی جائے۔ جس کی نسبت کی جائے اسکو مُضَاف اور جس کی طرف کیجائے اسکو مُضَاف اِلَیہ کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) اس میں غلام کی نسبت زید کی طرف کی گئی ہے لہٰذا غلام مُضاف اور زید مُضاف الیہ ہے عربی میں مُضَاف پہلے اور مُضَاف اِلَیہ بعد میں ہوتا ہے اور مُضَاف اِلَیہ ہمیشہ مجرور یعنی اِس کے نیچے کسرہ ہوتا ہے۔

مُرَکَّب بِنَائی: ایسا مُرکَّب ہے جس میں پہلے اِسْم کو دُوسرے اِسْم کے ساتھ ربط دینے والے حرف یعنی واؤ کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک کر لیا جائے۔
جیسے أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) سے لیکر تِسْعَةَ عَشَرَ (اُنیس) تک کہ اصل میں أَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا واؤ کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک کر دیا اس کے دونوں جُز مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں یعنی ان پر ہمیشہ زبر رہتی ہے مگر اِثْنَا عَشَرَ (بارہ) اس کا پہلا جُز مُعرَب ہوتا ہے یعنی یہ بدلتا رہتا ہے۔

مُرَکَّب مَنْع صَرْف: ایسا مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ایک کر لیا گیا ہو اور دونوں کے دَرمیان ربط دینے والا حرف یعنی واؤ نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكّ - اور

حضرموت بَعل ایک بُت کا نام تھا اور بَک بانی شہر بادشاہ کا نام، دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا تو بَعْلَبَكّ ہو گیا۔ حَضَرَمَوْتُ یہ بھی ایک شہر کا نام ہے۔ مُرکّبِ منع صرف کا پہلا جز اکثر علماء کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہوتا ہے یعنی اس پر ہمیشہ زبر ہوتی ہے اور دُوسرا جز مُعرب ہوتا ہے یعنی بدلتا رہتا ہے۔ مُرکّب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز ہوتا ہے پُورا جملہ نہیں ہوتا جیسے

غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ — عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا — جَاءَ بَعْلَبَكُّ

(مرکبِ اضافی) زید کا غلام کھڑا ہے — (مرکب بنائی) میرے پاس گیارہ روپے ہیں — (مرکبِ منع صرف) بَعْلَبَكّ شہر آگیا

تَمْرِيْن

ان الفاظ میں مُرکّبِ غیر مفید کی تینوں قسموں کو الگ الگ کریں۔ نیز ترکیب کریں۔

غُلَامُ عَمْرٍو صَالِحٌ - عِنْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ دِرْهَمًا - رَاهُوَيْهِ رَجُلٌ صَالِحٌ - صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ - ضَرَبْتُ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا - نَصَرَ سِيْبَوَيْهِ - وَلَدُ زَيْدٍ زَكِيٌّ - رَأَيْتُ ثَلٰثَةَ عَشَرَ فَرَسًا - قَامَ مَعْدِ يْكَرِبُ - ذَهَبَ الْوَلَدُ الْجَمِيْلُ - اَلصَّنَمُ الْاَكْبَرُ - غُصْنُ الشَّجَرَةِ - رَسُوْلُ اللهِ - عِنْدِیْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَاعَةً - اٰفَةُ الْعِلْمِ اَلنِّسْيَانُ - لَحْمُ طَرِيٌّ - اٰيَةُ اللهِ - اَلتِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ نَاجِحٌ - فِی الْحَافِلَةِ تِسْعَةَ عَشَرَ رَاكِبًا - اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ - فِی السَّنَةِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا - اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔

فَصْل: کوئی جُملہ دو کَلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یا تو دونوں کلمے لَفظوں میں موجود ہونگے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)۔ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) یا پھر تَقْدِیْرًا ہونگے یعنی بظاہر ایک نظر آئے گا مگر حَقِیقَتًا دو ہونگے جیسے اِضْرِبْ (تو مار)۔ اِس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جُملہ دو کلموں سے زیادہ بھی ہوتا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ جب جُملہ کے کَلِمات زیادہ ہوں تو اس میں اِسْم فِعْل حَرف کو الگ الگ کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ مُعْرَب ہے یا مَبْنی عَامِل ہے یا مَعْمُول اور کَلِمات کا آپس میں تَعلُّق کیسا ہے تاکہ مُسْنَد اور مُسْنَدْ اِلَیْہِ ظاہر ہوں اور عبارت کا معنیٰ تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائے۔

فَصْل: اسم کو پہچاننے کے لیے عَلَامات

اِس کے شروع میں اَلِف لام ہو گا جیسے اَلرَّجُلُ

اِس کے شروع میں حرفِ جَر ہو گا جیسے بِزَیْدٍ

اِس کے آخر میں تنوین ہو گی جیسے زَیْدٌ

وہ مُسْنَدْ اِلَیْہِ ہو گا جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زید

وہ مُضَاف ہو گا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غلام

وہ مُصَغَّر ہو گا جیسے قُرَیْشٌ

وہ مَنْسُوب ہو گا جیسے بَغْدَادِیٌّ لاھُورِیٌّ

وہ تَثْنِیَہ ہو گا جیسے رَجُلَانِ

وہ جَمْع ہو گا جیسے رِجَالٌ

وہ مَوْصُوف ہو گا جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ

اور تائے مُتحرک اسکے ساتھ ملی ہو گی۔ جیسے ضَارِبَۃٌ

فعل کو پہچاننے کے لیے علامات

اس کے شروع میں قَدْ ہوگا ۔جیسے قَدْ ضَرَبَ
اس کے شروع میں سین ہوگا ۔جیسے سَیَضْرِبُ
اس کے شروع میں سَوْفَ ہوگا ۔جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ
اس کے شروع میں لَمْ ہوگا ۔جیسے لَمْ یَضْرِبْ
اس کے شروع میں لَمَّا ہوگا ۔جیسے لَمَّا یَضْرِبْ
اس کے شروع میں حرفِ لَنْ ہوگا ۔جیسے لَنْ یَّضْرِبَ
اس کے شروع میں لائے نہی ہوگا ۔جیسے لَا تَضْرِبْ
وہ اَمر ہوگا ۔جیسے اِضْرِبْ
اس کے آخر میں تائے ساکنہ لمبی والی ہوگی ۔جیسے ضَرَبَتْ
اس کے آخر میں تائے متحرکہ لمبی والی ہوگی ۔جیسے ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُ

حرف کو پہچاننے کی علامات

اسم اور فعل کی کوئی علامت اس میں نہ پائی جائے ۔

تمرین

اسم ۔فعل ۔حرف کو الگ کریں ۔

رَسُوْلُ اللهِ ۔ اَلْجَنَّةُ ۔ اَلصِّرَاطُ ۔ کُوِّرَتْ ۔ عَلٰی ۔ سَمِعْتُ ۔ دَخَلْتَ ۔
سَاحِرَانِ ۔ سَوْفَ یَکُوْنُ ۔ سَیَکُوْنُ ۔ مَا ۔ رُجَیْلٌ ۔ لَا هُوْرِیٌّ ۔
مَسَاجِدُ ۔ مُحَمَّدٌ ۔ مَکِّیٌّ ۔ نَصَرَ ۔ اَخُوْزَیْدٍ ۔ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔
اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ۔ اِسْمَعْ ۔ نَصَرْتُ ۔ مِنْ ۔ اِلٰی ۔
شَاهِدٌ ۔ یَذْهَبُ النَّاسُ اِلَی الْعَرَبِ ۔
اَللّٰهُ نَزَّلَ الْقُرْاٰنَ مِنَ السَّمَآءِ ۔ اَرٰی کَوْکَبًا فِی السَّمَاءِ ۔
یَأْکُلُ الشَّیْطَانُ بِالشِّمَالِ ۔ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُهْلِکُ ۔

فَصْل : عَرَبی زبان کے تمام کَلِمَات دو قسم پر ہیں
مُعْرَب اور مَبْنِی

مُعْرَب ایسا کلمہ ہے کہ جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے۔ مُعْرَب میں جس چیز کی وجہ سے تبدیلی ہوتی ہے اِسکو عَامِل اور جس حرف یا حرکت کے ساتھ تبدیلی ہوتی ہے اِسکو اِعراب کہتے ہیں۔ اور جس پر یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے اِسکو مَحِل اِعراب کہتے ہیں اور اس پُورے لفظ کو مَعْمُول کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) رَأَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو دیکھا) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید پر گزرا) اِس میں جَاءَ عَامِل ہے اور زَیْدٌ مُعْرَب ہے اور ضَمَّہ اِعراب ہے اور دال مَحِل اِعراب یعنی اِعراب کی جگہ ہے۔ باقی دونوں مثالوں کو اس پر قیاس کریں۔

مَبْنِی ایسا کلمہ ہے کہ جس کا آخر عَوَامِل کے بدلنے سے نہ بدلے یعنی ایک ہی حالت پر رہے جیسے جَاءَ هٰذَا (یہ آیا) رَأَیْتُ هٰذَا (میں نے اس کو دیکھا) مَرَرْتُ بِهٰذَا (میں اس پر گزرا) اِس میں جَاءَ عَامِل ہے اور هٰذَا مَبْنِی ہے تینوں حالتوں میں اس پر کوئی تبدیلی نہیں آئی شعر: مَبْنِی آں باشد کہ مَانَد بر قرار — مُعْرَب آں بَاشَد کہ گردد بار بار

فَصْل :- تمام حُرُوف مَبْنِی ہیں اِسی طرح افعال میں فِعْل مَاضِی امر حاضر معروف اور فِعْل مُضَارِع کے وہ صِیغے جنکے ساتھ نون جمع مؤنث یا نون تاکید کا ہو یہ بھی مَبْنِی ہیں۔ اور اِسم غیر متمکن بھی مَبْنِی ہے۔

اِسم غیر متمکن وہ اِسم ہے جو مَبْنِی اصل کے ساتھ مُشَابہت رکھے مَبْنِی اصل تین چیزیں ہیں ۱۔ فِعْلِ مَاضِی ۲۔ اَمْرِ حَاضِر مَعْرُوف ۳۔ تمام حروف۔ کلام عرب میں معرب صرف دو چیزیں ہیں ۱۔ فِعْلِ مُضَارِع بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو ۲۔ اسم متمکن بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ اِسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مُشَابہت نہ رکھتا ہو۔

تَمْرِین

ان الفاظ میں مُعْرَب اور مَبْنِی کو الگ الگ کریں اور نیز مَبْنِی اصل بھی بتائیں۔
مِنْ - ضَرَبَ - اِضْرِبْ زَیْدًا - نَصَرْنَ - یَنْصُرْنَ - بَا - اِنَّ

زَیْدٌ قَامَ - اِضْرِبَنَّ - ضَرَبُوْا - تَفْعَلْنَ - لَاَفْعَلَنَّ - لَا - ضَرَبْنَا -
و - لَكَ - ضَرَبَهَا - جَاءَ شَاهِدٌ - لَاَضْرِبَنَّ بَكْرًا بِالْعَصَا -

فَصْل :- اسمِ غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں

(۱) مُضْمَرَات (۲) اَسْمَائے اِشَارَات (۳) اَسْمَائے مَوْصُوْلَہ (۴) اَسْمَائے اَفْعَال
(۵) اَسْمَائے اَصْوَات (۶) اَسْمَائے ظُرُوف (۷) اَسْمَائے کِنَایَات (۸) مُرَکَّب بِنَائی

مُضْمَرَات :- (ضمیریں) ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب کیلئے وضع کیا گیا ہو جسکا ذکر پہلے آچکا ہو جیسے اَنَا "میں ایک مرد یا عورت" ضَرَبْتُ میں تُ "میں نے مارا" - اِیَّایَ "خاص میرے لیے" - ضَرَبَنِیْ میں یْ "مجھے اُس نے مارا" - لِیْ "میرے لیے"-

مُضْمَرَات کی پانچ قسمیں ہیں !

(۱) مَرْفُوْع مُتَّصِل (۲) مَرْفُوْع مُنْفَصِل (۳) مَنْصُوْب مُتَّصِل (۴) مَنْصُوْب مُنْفَصِل - (۵) مَجْرُوْر مُتَّصِل - اِن میں سے ہر ایک کے چودہ چودہ صیغے ہیں اور یوں کُل تعداد ستّر ہوئی -

ضَمِیْر مَرْفُوْع مُتَّصِل (یعنی فاعل کی ضمیر جو فعل سے ملی ہوئی ہو)

ضَرَبْتُ - ضَرَبْنَا - ضَرَبْتَ - ضَرَبْتُمَا - ضَرَبْتُمْ - ضَرَبْتِ
ضَرَبْتُمَا - ضَرَبْتُنَّ - ضَرَبَ - ضَرَبَا - ضَرَبُوْا - ضَرَبَتْ
ضَرَبَتَا - ضَرَبْنَ -

ضَمِیْر مَرْفُوْع مُنْفَصِل (یعنی فاعل کی ضمیر جو فعل سے جدا آتی ہے)

اَنَا - نَحْنُ - اَنْتَ - اَنْتُمَا - اَنْتُمْ - اَنْتِ - اَنْتُمَا - اَنْتُنَّ - هُوَ - هُمَا
هُمْ - هِیَ - هُمَا - هُنَّ -

ضَمِیْر مَنْصُوْب مُتَّصِل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو اپنے عامل سے ملی ہو)

ضَرَبَنِیْ - ضَرَبَنَا - ضَرَبَكَ - ضَرَبَكُمَا - ضَرَبَكُمْ - ضَرَبَكِ

ضَرَبَکُمَا - ضَرَبَکُنَّ - ضَرَبَہٗ - ضَرَبَھُمَا - ضَرَبَھُمْ - ضَرَبَھَا
ضَرَبَھُمَا - ضَرَبَھُنَّ

ضَمِیرِ مَنصُوب مُنفَصِل (یعنی مَفعُول کی ضمیر جو فِعل سے جُدا آتی ہے)

اِیَّایَ - اِیَّانَا - اِیَّاکَ - اِیَّاکُمَا - اِیَّاکُمْ - اِیَّاکِ - اِیَّاکُمَا - اِیَّاکُنَّ - اِیَّاہُ
اِیَّاھُمَا - اِیَّاھُمْ - اِیَّاھَا - اِیَّاھُمَا - اِیَّاھُنَّ -

ضَمِیرِ مجرور مُتَّصِل :- (یعنی ایسی ضمیر جو حرف جار کے ساتھ مل کر آتی ہے)

لِیْ - لَنَا - لَکَ - لَکُمَا - لَکُمْ - لَکِ - لَکُمَا - لَکُنَّ - لَہٗ - لَھُمَا - لَھُمْ - لَھَا
لَھُمَا - لَھُنَّ -

اِسمِ غیر مُتمکّن کی دُوسری قِسم اَسمائے اِشارات

اسمِ اِشارہ اُس اِسم کو کہتے ہیں جو ایسی چیز کے لئے وَضع کیا گیا ہو جس کی طرف اِشارہ کیا جائے۔

اِشارہ قریب :

هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَیْنِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هَاتَیْنِ	هٰؤُلَاءِ
واحد مذکر	تثنیہ مذکر	تثنیہ مذکر	واحد مونث	تثنیہ مونث	تثنیہ مونث	جمع مذکر و مونث

(۲) **اِشارہ بعید** :

ذَالِكَ	ذَانِكَ	ذَیْنِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	تَیْنِكَ	اُولٰٓئِكَ
واحد مذکر	تثنیہ مذکر	تثنیہ مذکر	واحد مونث	تثنیہ مونث	تثنیہ مونث	جمع مذکر و مونث

اسمِ غیرِ مُتمکن کی تیسری قِسم اَسمَائے مَوصُولہ

اسمِ موصُول وہ اسم ہے جو بغیر صِلہ کے جُملے کا پُورا جُز نہیں بنتا اور صِلہ جُملہ خبریہ ہوتا ہے جس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو مَوصُول کی طرف لوٹتی ہے جیسے جَاءَ الَّذِیْ (اسم موصول) اَبُوْہُ عَالِمٌ (صلہ)
(آیا وہ ایک مَرد جس کا باپ عَالِم ہے)

نمبر۱: اَلَّذِیْ وہ ایک مَرد - اَلَّذَانِ اَلَّذَیْنِ وہ دو مَرد اَلَّذِیْنَ وہ تمام مَرد۔

نمبر۲: اَلَّتِیْ وہ ایک عورت - اَللَّتَانِ اَللَّتَیْنِ وہ دو عورتیں - اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ وہ تمام عورتیں

نمبر۳: مَا بِمَعْنٰی اَلَّذِیْ غیر ذوی العُقُول کے لیے -

نمبر۴: مَنْ بمعنیٰ اَلَّذِیْ ذَوِی الْعُقُوْل کے لیے

نمبر۵: اَیٌّ وَ اَیَّۃٌ اِن کی چار حالتیں ہیں تین حالتوں میں مُعرَب اور ایک حالت میں مَبْنی ہے

نمبر۶: اور وہ الف لام جو اسمِ فاعل اور اسمِ مفعُول پر داخل ہو وہ بھی اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ

نمبر۷: قبیلہ بنی طے کی لُغت میں ذُوْ بمعنیٰ اَلَّذِیْ ہے جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَکَ

تَمْرِیْن

اِن اَلْفاظ میں ضمیروں کی قِسْمُوں اور اَسْمائے اِشارہ و اسمائے مَوْصُولہ کو الگ الگ کریں۔

اَنَا قَائِمٌ - اَنْتَ غُلَامُ زَیْدٍ - اَنْتُمْ جَاهِلُوْن - ضَرَبَکَ زَیْدٌ - نَحْنُ عَالِمُوْنَ - ضَرَبُوْهُمْ - ضَرَبْتَاهَا - نَصَرْتَنِیْ - اِیَّاکَ نَعْبُدُ - هٰذَا عَبْدِیْ - هٰؤُلَآءِ اِخْوَتِیْ - هٰذَانِ سِحْرَانِ - هُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ - اَیًّا یْ ضَرَبْتَ - لِیْ حُزْنٌ - اِیَّا هُنَّ نَکَحْتُ - عَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا - اَیُّکُمْ - مَا نَدِمَ مَنْ سَکَتَ - اَیَّۃُ امْرَءَۃٍ زَوْجَتُکَ - لَکُمْ دِیْنُکُمْ - رَبُّنَا اللّٰهُ - لَهُمْ کَمَالٌ - هُمَا جَاهِلَانِ - تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ - قَدْ ضَرَبَ الَّذِیْ فَرَّ -

اسمِ غیر متمکن کی چوتھی قسم اَسْمائے اَفْعال

اَسْمائے اَفْعال ایسے اسم ہیں جن میں فِعْل کے معنیٰ پائے جائیں - یہ دو قسم پر ہیں،

نمبر۱ اَمْرِحاضر کے معنیٰ میں نمبر۲ فِعْل مَاضِی کے معنیٰ میں -

اَمْرِ حَاضِر کے معنیٰ میں جیسے رُوَیْدَ - بَلْهَ یہ اَمْهِلْ کے معنیٰ میں ہیں یعنی (تو چھوڑ) حَیَّهَلْ اور هَلُمَّ یہ دونوں اِئْتِ کے معنیٰ میں ہیں یعنی (آ تو) دُوْنَکَ اور هَا یہ دونوں خُذْ کے معنیٰ میں ہیں یعنی (تو پکڑ) عَلَیْکَ یہ اَلْزِمْ کے معنیٰ میں ہے یعنی (تو لازم پکڑ)

فِعْل مَاضِی کے معنیٰ میں جیسے هَیْهَاتَ بمعْنیٰ بَعُدَ (دُور ہُوا) شَتَّانَ بمعنیٰ

اِفْتَرَقَ (جُدا ہوا) سَرْعَانَ بمعنیٰ سَرُعَ (جلدی کی)

اسمِ غیر متمکن کی پانچویں قسم اَسْمائے اَصْوات۔

اَصْوات صَوْت کی جمع ہے۔ اسمِ صَوْت ایسا اسم ہے جس سے کسی قسم کی آواز نقل کی جائے جیسے اُحْ اُحْ کھانسی کی آواز۔ اُفْ درد کے وقت کی آواز۔ بَخٍّ خوشی کے وقت کی آواز نَخْ نَخْ اونٹ کو بٹھانے کی آواز غَاقِ کوّے کی آواز۔

اسمِ غیر متمکن کی چھٹی قسم اَسْمائے ظُرُوْف

ظُرُوْف ظرف کی جمع ہے ظرف اِسکو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز ڈالی جائے۔

اَسْمائے ظُرُوْف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظرفِ زَمان (۲) ظرفِ مَکان

جو اسم وقت پر دلالت کرے اسے ظرف زمان اور جو کسی جگہ پر دلالت کرے اسے ظرفِ مکان کہتے ہیں۔ ظرفِ زمان جیسے اِذْ بمعنیٰ جس وقت۔ اِذَا بمعنی جبکہ۔ مَتیٰ بمعنیٰ کس وقت اور کب۔ کَیْفَ بمعنیٰ کیا حال ہے۔ اَیَّانَ بمعنیٰ کب۔ اَمْسِ بمعنیٰ کل گذشتہ۔ مُذْ اور مُنْذُ بمعنیٰ فلاں زمانہ کے شروع سے۔ قَطُّ بمعنیٰ کبھی بھی عَوْضُ آئندہ زمانہ کا اِحاطہ کرنے اور ماضی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔ قَبْلُ بمعنیٰ پہلے بَعْدُ بمعنی بعد میں

ظرفِ مکان جیسے حَیْثُ بمعنیٰ جس جگہ۔ قُدَّامُ بمعنیٰ آگے کی جگہ تَحْتُ بمعنیٰ نیچے فَوْقُ بمعنیٰ اوپر۔

یہ ظُرُوْف مَبْنِیّہ میں اُس وقت شمار ہوں گے جبکہ انکا مُضاف اِلیہ مَحْذُوْف مَنْوِی ہو۔ یعنی مُضَاف اِلیہ لفظوں میں موجود نہ ہو مگر نیّت میں مُراد ہو جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ تقدیری عبارت یوں ہے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلِ الْخَلْقِ وَمِنْ بَعْدِ الْخَلْقِ۔ اِس مثال میں مُضَاف اِلیہ نیّت میں مراد ہے۔

اسمِ غیر متمکن کی ساتویں قسم اَسْمائے کِنایات

کِنایات کِنایہ کی جمع ہے کنایہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جو کسی شئ معین پر صَراحۃً دلالت نہ کرے بلکہ بطورِ اِبہام کے دلالت کرے۔ کِنایہ کبھی عَدَد سے ہوتا ہے اور کبھی بات چیت سے۔ عَدَد سے کِنایہ ہو جیسے کَمْ اور کَذَا مثال کَمْ رَجُلٍ عِنْدِیْ (میرے پاس اتنے

مرد ہیں) اور عِندِی کَذَا وَکَذَا رَجُلاً (میرے پاس اتنے مرد ہیں) بات یا حیثیت سے کنایہ ہو جیسے کَیْتَ ۔ ذَیْتَ بمعنیٰ ایسا ایسا مثال قُلْتُ ذَیْتَ وَذَیْتَ میں نے ایسا اور ایسا کہا ۔ سَمِعْتُ کَیْتَ وَکَیْتَ میں نے سُنا ایسا اور ایسا۔

کَمْ کی دو قسمیں ہیں ۔ اِسْتِفْہَامِیَّہ اور خَبَرِیَّہ

کَمْ اِسْتِفْہَامِیَّہ سے کسی عدد کے بارے میں سوال کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں؟) اور کَمْ خَبَرِیَّہ سے کسی عدد کی خبر دی جاتی ہے ۔جیسے کَمْ رَجُلٍ عِنْدِی یہاں پر کَمْ خَبَرِیَّہ مُراد ہے نہ کہ اِسْتِفْہَامِیَّہ

اسمِ غیر مُتمکن کی آٹھویں قسم مُرکّب بِنَائِی ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ

فَائِدَہ : مُضمرات ۔ اَسْمائے اِشارات ۔ اَسْمائے مَوْصُولہ ۔ اَسْمائے اَصْوات ۔ اَسْمائے ظروف ۔ اَسْمائے کِنایات ۔ مُرکّب بِنائی ساتوں قسمیں مَبْنِیْ اصل حرف کے مُشابہ ہیں ۔ کیونکہ جس طرح حروف اپنے معنیٰ بتانے میں دُوسرے کے محتاج ہوتے ہیں ایسے ہی یہ ساتوں قسمیں اپنے معنیٰ سمجھانے میں دُوسرے کے محتاج ہیں ۔ اَسْمائے اَفْعال بمعنیٰ اَمْر حاضِر مُشابہ ہیں اَمْر کے اور اسی طرح اَسْمائے اَفْعال بمعنیٰ ماضی مشابہ ہیں ماضی کے جیسا کہ گزرا۔

تَمْرِین

اِن اَلفاظ میں اسمِ غیر مُتمکن کی قسموں کو الگ الگ کریں ۔

شَتَّانَ زَیْدٌ عَنْ عَمْرٍو ۔ هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ ۔ بَلْهَ زَيْدًا ۔ حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔ اٰتِيْكَ اِذَا جَاءَ زَيْدٌ۔ كَيْفَ حَالُكَ ۔ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۔ نَصَرْتُكَ اَمْسِ ۔ مَا رَأَيْتُ زَيْدًا مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔ مَا ضَرَبْتُهٗ قَطُّ ۔ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔ اِجْلِسْ حَيْثُ جَلَسَ زَيْدٌ ۔ اِمْشِ قُدَّامَ بَكْرٍ ۔ كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ ۔ مَلَكْتُ كَذَا وَكَذَا ۔ قُلْتُ لِزَيْدٍ كَيْتَ وَكَيْتَ ۔ مَشَيْتُ خَلْفَكَ ۔ قَعَدَ زَيْدٌ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ لَا اُعْطِیْهِ عَوْضُ۔ جَاءَ زَیْدٌ قَبْلَكَ۔ عَرَفْتُ عَمْرًا قَبْلُ۔ مَا رَأَیْتُهُ بَعْدُ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ۔

فَصْل:- اِسْم دو قسم پر ہے (۱) مَعْرِفَہ (۲) نَکِرَہ

مَعْرِفَہ: ایسا اِسْم ہے جو کسی خاص اور مُعَیَّن چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ اور اسکی سات قسمیں ہیں (۱) مُضْمَرات (ضمیریں) (۲) اَعْلَام: اَعْلَام عَلَم کی جمع ہے عَلَم نام کو کہتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ اور عَمْرٌو (۳) اَسْمَائے اِشَارات (۴) اَسْمَائے مَوْصُولَہ (ان دونوں کو مُبْہَمات کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ معرفہ ہیں مگر ان کی اصل وَضْع میں اِبْہام ہے اس وجہ سے باوجود معرفہ ہونے کے مُبْہَم کہلاتے ہیں) (۵) مُعَرَّف باللّام: یعنی وہ اسم جس پر الف لام داخل کر کے معرفہ کیا گیا ہو۔ جیسے اَلرَّجُلُ

(۶) اور ایسا اسم جو ان مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مُضَاف ہو: جیسے غُلَامُهُ یہاں ضمیر کی طرف مُضاف ہے۔ غُلَامُ زَیْدٍ یہاں عَلَم کی طرف مُضاف ہے۔ غُلَامُ هٰذَا یہاں اسمِ اِشارہ کی طرف مُضَاف ہے۔ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ یہاں اسم مَوْصُولہ کی طرف مُضَاف ہے۔ غُلَامُ الرَّجُلِ یہاں مُعَرَّف باللّام کی طرف مُضَاف ہے۔

(۷) مَعْرِفَہ بِنِدَا: یعنی ایسا اسم جس کو حرفِ ندا داخل کر کے معرفہ کیا گیا ہو جیسے یَا رَجُلُ

نَکِرَہ: ایسا اسم ہے جو غیر مُعَیَّن یعنی عام چیز کے لئے وَضْع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی ایک آدمی) فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا)

تَمْرِین

مَعْرِفَہ کی سات قسموں اور نکرہ کو الگ الگ کریں۔

اَنَا یُوْسُفُ۔ هٰذَا اَخِیْ۔ هٰذَا عَبْدُكَ۔ حِلْمُ الرَّجُلِ عَفْوُهُ۔ نَحْنُ۔ غُلَامٌ۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔ یَا رَجُلُ۔ یَا غُلَامُ۔ غُلَامُ عَمْرٍو۔ جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَكَ۔ فَرَسٌ۔ رَجُلٌ۔ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ ذِكْرُ اللّٰهِ طُمَانِیْنَةُ الْقَلْبِ۔ صَبْرُكَ خَیْرٌ۔ رَأَیْتُ

مَنْ جَاءَ اَمْسِ۔ جَمَلٌ۔ قَلْبٌ۔

اسم پھر دو قسم پر ہے نمبر۱۔ مُذکّر نمبر۲۔ مُؤنّث

مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ (آدمی)

مُؤنّث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو جیسے اِمْرَءَۃٌ (عورت)

علامت تانیث چار ہیں نمبر۱ تا جیسے طَلْحَۃٌ نمبر۲ اَلِف مَقْصُوْرَہ۔ جیسے حُبْلٰی نمبر۳ اَلِف مَمْدُوْدَہْ جیسے حَمْرَآءُ نمبر۴ تائے مُقَدَّرَہ۔ جیسے اَرْضٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی تَصْغِیرِ اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور تَصْغِیر اپنے اَسْمَاء کو اپنی اصل کی طرف لوٹاتی ہے اس کو مُؤنّث سَماعی کہتے ہیں۔

مُؤنّث دو قسم پر ہے نمبر۱ حَقِیقِیْ نمبر۲ لَفْظِی

مؤنّث حقیقی وہ ہے کہ جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو جیسے اِمْرَءَۃٌ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَۃٌ کہ اس کے مقابلہ میں جَمَلٌ ہے اور مُؤنّث لَفْظِی وہ ہے کہ جس کے مقابلے میں کوئی جاندار مُذکّر نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ اور قُوَّۃٌ وغیرہ۔

اسم پھر تین قسم پر ہے۔ واحد۔ تَثْنِیہ۔ جمع

وَاحد وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (ایک آدمی)

مُثَنّٰی یا تَثْنِیہ وہ ہے جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ اور رَجُلَیْنِ (دو آدمی) اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں نون مکسور لگا دیا جائے اور اس سے پہلے الف ماقَبْل مَفْتُوح یا یاء ماقَبْل مَفْتُوح زیادہ کریں۔ جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ اور رَجُلَیْنِ۔

مَجْمُوع یا جَمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ (کئی آدمی) اِس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کے واحد میں کچھ تَغیُّر کر دیا جائے۔

تَغیُّر چاہے لَفظًا ہو جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ یا تَقْدِیرًا جیسے فُلْكٌ (کشتیاں) کہ اس کا واحد بھی فُلْكٌ ہے بروزن قُفْلٌ (تالہ) اور اسکی جمع بھی فُلْكٌ ہے بروزن اُسُدٌ (کئی شیر)

تمرین

مذکر مؤنث اور مؤنث کی قسمیں اور واحد تثنیہ اور جمع کو الگ الگ کریں۔
کِتَابٌ ۔ جَمَلٌ ۔ نَاقَةٌ ۔ دَوَاةٌ ۔ ذِئْبٌ ۔ کِتَابَانِ ۔ قَلَمَیْنِ ۔ فَرَسٌ ۔
شَجَرٌ ۔ قَلَمٌ ۔ شَجَرَتَانِ ۔ اَشْجَارٌ ۔ اَقْلَامٌ ۔ طَمَاطِمُ ۔ حَمْرَاءُ ۔
حُبْلٰی ۔ بَیْضَاءُ ۔ شَجَرَةٌ ۔ سَوْدَاءُ ۔ شَابٌّ ۔ شَابَّةٌ ۔ شَمْسٌ ۔ مُوْسٰی
عِیْسٰی ۔ صَحْرَاءُ ۔ سَمَکَةٌ ۔

جمع لفظ کے اعتبار سے دو قسم پر ہے۔ جمع مُکَسَّر ۔ جمع سَالِم
جمع مُکَسَّر یا جمع تکسیر ایسی جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے یعنی اس کا وزن ٹوٹ جائے جیسے رِجَالٌ یہ رَجُلٌ کی جمع ہے اس میں رَجُلٌ کا وزن اَلِف کی زیادتی کیوجہ سے سالم نہیں رہا اور مَسَاجِدُ یہ مَسْجِدٌ کی جمع ہے اس میں بھی اَلِف کی زیادتی کیوجہ سے واحد کا وزن سالم نہیں رہا۔
ثلاثی مجرد میں جمع تکسیر کے اوزان بوجہ کثرت کے مقرر نہیں بلکہ عربوں سے سماع پر موقوف ہیں۔ البتہ رُباعی اور خُماسی کی جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ کی جمع جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ کی جمع جَحَامِرُ ہے پانچواں حرف حذف کرنے کے ساتھ۔
جمع تصحیح یا جمع سالم ایسی جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے یعنی اسکا وزن نہ ٹوٹے جیسے مُسْلِمُوْنَ اس میں واحد کا صیغہ مُسْلِمٌ سالم ہے۔ جمع سالم دو قسم پر ہے **جَمع مُذَکَّر سَالِم** **جمع مُؤَنَّث سَالِم**
جمع مُذَکَّر سَالِم ۔ ایسی جمع تصحیح کو کہتے ہیں جس کے آخر میں واوٗ ماقبل مَضْمُوم اور نون مَفْتُوح ہو۔ یا یاء ماقبل مَکْسُوْر اور نون مَفْتُوح ہو۔
جیسے۔ مُسْلِمُوْنَ ۔ مُسْلِمِیْنَ ۔
جمع مُؤَنَّث سَالِم ، ایسی جمع تصحیح کو کہتے ہیں جس کے آخر میں اَلِف اور تاء

ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع معنٰی کے اِعتبار سے دو قسم پر ہے نمبر ۱ **جَمْعِ قِلَّت** نمبر ۲ **جَمْعِ کَثْرَت**

جمع قلت وہ جمع ہے جو دس سے کم یعنی تین سے لے کر نو تک بولی جائے اور اس کے کل چار وَزَن ہیں اَفْعُلٌ جیسے کَلْبٌ سے اَکْلُبٌ (کتے)

اَفْعَالٌ جیسے قَوْلٌ سے اَقْوَالٌ (باتیں)

اَفْعِلَةٌ جیسے عَوْنٌ سے اَعْوِنَةٌ (سپاہی)

فِعْلَةٌ جیسے غُلَامٌ سے غِلْمَةٌ (لڑکے)

ان چار اَوزان کے علاوہ جمع مذکر سَالِم اور جمع مؤنث سَالِم جن پر اَلِف ولام نہ ہو یہ بھی جمع قِلَّت پر دلالت کرتے ہیں اور اگر ان پر اَلِف ولام ہوں تو پھر ان سے جمع کثرت مُراد ہوتی ہے۔ جمع قِلَّت کی مثال جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ مُسْلِمَاتٌ جمع کَثْرَت کی مثال جیسے اَلْمُسْلِمُوْنَ۔ اَلْمُسْلِمَاتُ

جمع کَثْرَت وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زائد پر بولی جائے۔ جمع قِلَّت کے اِن چھ اوزان کے علاوہ باقی سب جمع کَثْرَت کے اَوْزَان ہیں۔

تَمْرِیْن

جمع تصحیح اور جمع تکسیر کو پہچانیں نیز جمع قِلَّت اور جمع کَثْرَت کو الگ الگ کریں۔

عُلَمَاءُ - عَقَارِبُ مُصْطَفَوْنَ - مَنَازِلُ - اَنْفُسٌ - اَصَابِعُ

قَانِتَاتٌ - اَبْيَاتٌ - رِقَابٌ - مَنَادِيْلُ - مُصْطَفِيْنَ - رُسُلٌ

صَادِقُوْنَ - دَرَاهِمُ - ظَبْيَاتٌ - اَثْوَابٌ - اَرْجُلٌ - مَضَاجِعُ

اَغْرِبَةٌ - غِزْلَةٌ - اَفْلُسٌ - اَذْرُعٌ - اَعْضَادٌ - اَعْنَاقٌ -

اَعْدَاءٌ - اَطْعِمَةٌ - اَرْغِفَةٌ - اَجِبَّةٌ - حُمُرٌ - كُتُبٌ -

رُغُفٌ - عُمُدٌ - بُرَقٌ - تُخَمٌ - فِرَقٌ - طَلَبَةٌ -

قِرَدَةٌ - نُوَّمٌ - جُهَّالٌ - حِسَانٌ - بُيُوتٌ - غِلْمَةٌ -

فصل : اِسم کے اِعراب تین ہیں۔ رَفع ۔ نَصب ۔ جَر

اسم مُتمکّن کی اِعراب کے اِعتبار سے سولہ قسمیں ہیں

نمبرا مُفرد مُنصَرِف صَحِیح جیسے زَیدٌ۔

نمبر۲ مُفرد مُنصَرِف قَائم مقام صحیح جیسے دَلوٌ وظَبیٌ۔

نمبر۳ جَمع مُکَسّر مُنصَرِف جیسے رِجَالٌ۔

اِن تینوں قسموں کا اِعراب حرکت کے ساتھ ہوگا یعنی حالتِ رَفعی ضَمّہ کے ساتھ اور حالتِ نَصبی فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جَرِی کَسرَہ کے ساتھ ہوگی۔ جیسے

جَآءَنِی زَیدٌ وَدَلوٌ وَرِجَالٌ یہ حالتِ رَفعی ہے۔

رَأَیتُ زَیدًا وَدَلوًا وَرِجَالاً یہ حالتِ نَصبی ہے۔

مَرَرتُ بِزَیدٍ وَدَلوٍ وَرِجَالٍ یہ حالتِ جَری ہے۔

فَائِدَہ :

مُفرد مُنصَرِف صَحِیح کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسم تَثنیہ، جَمع نہ ہو اور غَیر مُنصَرِف نہ ہو اور صَحِیح نحویوں کی اِصطلاح میں ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف عِلّت نہ ہو خواہ شروع اور درمیان میں ہو۔ جیسے وَعدٌ۔ زَیدٌ وغیرہ اور قَائم مقام صحیح کا مطلب یہ ہے کہ آخر میں اگرچہ حرفِ عِلّت ہو مگر اس کا مَا قَبل سَاکن ہو۔ جیسے دَلوٌ ۔ ظَبیٌ وغیرہ

نمبر۴ جَمع مُؤنّث سَالِم جیسے مُسلِمَاتٌ۔

اس کا رَفع ضَمّہ کے ساتھ نَصب اور جَر کَسرہ کے ساتھ ہوگا یعنی حالتِ نَصبی حالتِ جَری کے تابع ہوگی۔ جیسے هُنَّ مُسلِمَاتٌ یہ حالتِ رَفعی ہے ۔ رَأَیتُ مُسلِمَاتٍ یہ حالتِ نَصبی ہے۔ مَرَرتُ بِمُسلِمَاتٍ یہ حالتِ جَری ہے۔

نمبر۵ غیر مُنصَرِف۔

غیر مُنصَرِف ہر وہ اسم ہے جس میں اَسبابِ مَنعِ صَرف میں سے دو سَبَب یا ایک

ایسا سَبَب جو دو کے قائم مَقام ہو پائے جائیں ۔

اَسْبابِ مَنعِ صَرف نو ہیں۔

نمبرا عَدْل نمبر۲ وَصف نمبر۳ تانِیث نمبر۴ مَعْرِفَہ نمبر۵ عُجْمَہ نمبر۶ جَمع نمبر۷ ترکِیب نمبر۸ وَزنِ فِعل نمبر۹ اَلِف ونُون زائِد تان۔

عَدل : اسم کا اپنی اصلی حالت کو چھوڑ کر دُوسری حالت کو اختیار کرنا جیسے عُمَر اس کی اصل عَامِر مانی گئی ہے۔

وَصْف : اِس سے مُراد ایسا اسم ہے جِس میں صِفَت کے معنیٰ پائے جاتے ہوں۔ جیسے اَحْمَرُ (سُرخ)

تانِیث : کِسی اسم کا مُؤنّث ہونا جیسے طَلْحَۃُ وَزَیْنَبُ۔ حُبْلٰی ۔ حَمْرَاءُ وغیرہ۔ اِس میں اَلِف مَقصُورَہ اور مَمْدُودَہ اکیلا سَبَب دو سَببُوں کے قائم مَقام ہے۔

مَعْرِفَہ : مَعرِفَہ سے مُراد یہاں صرف عَلَمِیَّت ہے یعنی کسی کا نام ہونا جیسے اَحْمَدُ وغیرہ

عُجْمَہ : لفظ کا غیر عربی ہونا بشرطیکہ وہ عجمی زبان میں عَلَم رہا ہو۔ جیسے اِبْرَاهِیْمُ۔

جَمع : جَمع سے مُراد ہر جمع نہیں بلکہ جَمع مُنتَہَی الجُمُوع مراد ہے جو فَعَالِلُ یا فَعَالِیْلُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے مَسَاجِدُ ۔ مَصَابِیْحُ وغیرہ یہ اکیلا سَبَب دو کے قائم مَقام ہے۔

تَرکِیب : مُرَکَّب ہونا یعنی دو یا دو سے زائد کَلموں کا ایک ہونا جیسے مَعْدِ یْکَرِبُ۔

وَزنِ فِعل : کِسی اسم کا فِعل کے وَزن پر ہونا جیسے اَحْمَدُ ۔ شَمَّرَ وغیرہ۔

اَلِف نُوْن زائِد تان : وہ اسم جِس کے آخر میں اَلِفُ اور نُوْن زائد آرہے ہوں جیسے عِمْرَانُ

اسبابِ مَنعِ صرف کی مثالیں: ان سب کی مثال۔ عُمَرُ اس میں عَدل اور عَلَم ہے اَحْمَرُ اِس میں وَزنِ فِعل اور وَصف ہے طَلْحَۃُ وَ زَیْنَبُ اس میں تانِیث اور عَلَم ہے ۔ اِبْرَاهِیْمُ اس میں عُجْمَہ اور عَلَم ہے مَسَاجِدُ یہ جمع مُنتہَی الجُمُوع کا وَزن ہے ۔ مَعْدِ یْکَرِبُ اِس میں تَرکیب اور عَلَم ہے اَحْمَدُ اس میں وَزنِ فِعل اور عَلَم ہے عِمْرَانُ اس میں اَلِف وَنون زائِدہ اور عَلَم ہے ۔ اِس کا

رفع ضمّہ کے ساتھ نصب اور جر فتحہ کیساتھ ہوگا یعنی حالتِ جری حالتِ نصبی کے تابع ہوگی جیسے جَاءَ عُمَرُ - رَأَیْتُ عُمَرَ - مَرَرْتُ بِعُمَرَ -

نمبر۶ اسمائے ستہ مُکَبَّرَہ : یہ چھ اسم ہیں - اَبٌ - اَخٌ - حَمٌ - هَنٌ - فَمٌ - ذُوْمَالٍ -
اَبٌ بمعنیٰ باپ - اَخٌ بمعنیٰ بھائی - حَمٌ بمعنیٰ دیور - هَنٌ بمعنیٰ شرمگاہ - فَمٌ بمعنیٰ مُنہ - ذُوْمَالٍ بمعنیٰ مال والا -

ان کے اعراب کی چار شرطیں ہیں -

نمبر۱ یہ اَسماء واحد ہوں تثنیہ جمع نہ ہوں -

نمبر۲ یہ اَسماء مُکبّر ہوں مُصغّر نہ ہوں -

نمبر۳ یہ اَسماء مُضاف ہوں -

نمبر۴ یاءِ مُتکلّم کی طرف مُضاف نہ ہوں -

جب یہ چاروں شرطیں پائی جائیں تو ان کا اعراب اعراب بالحرف ہوگا - یعنی حالتِ رفعی واؤ کے ساتھ ہوگی اور حالتِ نصبی الف کے ساتھ ہوگی اور حالتِ جری یاء کے ساتھ ہوگی - جیسے جَاءَ اَبُوْكَ - رَأَیْتُ اَبَاكَ - مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

نمبر۷ مُثنّٰی : یعنی تثنیہ جیسے رَجُلَانِ دو مرد -

نمبر۸ كِلَا و كِلْتَا : جبکہ ضمیر کی طرف مُضاف ہوں جیسے كِلَاهُمَا وغیرہ -

نمبر۹ اِثْنَانِ (مذکر) وَاثْنَتَانِ (مؤنث) : ان تینوں قسموں کا اعراب ایک ہی طرح کا ہوگا یعنی حالتِ رفعی الف کے ساتھ ہوگی اور حالتِ نصبی اور جری یاءِ ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوگی -

جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وكِلَاهُمَا وَاثْنَانِ یہ حالتِ رفعی ہے -

رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَكِلَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ یہ حالتِ نصبی ہے -

مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَكِلَیْهِمَا وَاثْنَیْنِ یہ حالتِ جری ہے -

فَائِدہ

كِلَا - كِلْتَا تثنیہ نہیں ہیں - البتہ تثنیہ کے حکم میں ہیں یہی حال اِثْنَان اور

اِثْنَانِ کا ہے۔

تَمْرِیْن

اَمْثِلَہ ذیل میں غور کریں اور بتائیں کہ اِعْراب کے اِعْتبار سے کس قسم میں داخل ہیں۔

قَالَ اَبُوْھُمْ ۔ ضَرَبْتُ اَخَاكَ ۔ اَبُوْنَا اٰدَمُ۔ دَخَلَ فَتَیَانِ ۔
مَرَرْتُ بِجَنَّتَیْنِ ۔ اَرْسَلْنَا اِلَیْھِمُ اثْنَیْنِ ۔حَضَرَنِیْ کِلَاھُمَا ۔
ھٰذَا طَعَامٌ ذُوْمِلْحٍ ۔حَمُوْكِ عَالِمٌ ۔ ھٰذَانِ سَاحِرَانِ ۔ فُوْہُ اَکْبَرُمِنْ فِیْ زَیْدٍ

نمبر ۱۰ جَمْعْ مُذَکَّر سَالِم : جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

نمبر ۱۱ اُوْلُوْ : یہ ذُوْ کی جَمْع ہے یہ بھی اسم ظاہر کی طرف مُضاف ہوتا ہے۔

نمبر ۱۲ عِشْرُوْنَ (بیس) سے لے کر تِسْعُوْنَ (نوّے) تک : تمام دہائیاں یعنی ثَلٰثُوْنَ (تیس) اَرْبَعُوْنَ (چالیس) وغیرہ۔

اِن تینوں قسموں کا اِعْراب ایک ہی طرح کا ہوگا۔ یعنی حالتِ رَفْعی وَاؤ مَاقَبْل ضَمّہ کے ساتھ ہوگی اور حالتِ نَصْبی و جَرِی یَاء مَاقَبْل کَسْرہ کے ساتھ ہو گی جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُوْلُوْا مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلاً یہ حالتِ رَفْعی ہے۔
رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَاُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلاً یہ حالتِ نَصْبی ہے۔
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلاً یہ حالتِ جَرِی ہے۔

نمبر ۱۳ اِسْم مَقْصُوْر : یہ ایسا اسم ہے جس کے آخر میں اَلِف مَقْصُوْرَہ ہو جیسے مُوْسٰی ۔ عِیْسٰی وغیرہ۔

نمبر ۱۴ ۔ جَمْع مذکر سَالِم کے علاوہ کوئی ایسا اِسْم جو یَاءِ مُتَکَلِّم کی طرف مُضاف ہو جیسے غُلَامِیْ ۔ کِتَابِیْ وغیرہ۔

اِن دونوں قسموں کا اِعْراب تَقْدِیْرِی ہوگا یعنی لَفْظُوں میں ظاہر نہیں ہوگا ۔ حالتِ رَفْعی

میں تَقدِیرِی رَفع کے ساتھ اور حالتِ نَصبی میں تقدیری نَصب کے ساتھ اور حالتِ جَرِّی میں تَقدِیرِی جَرّ کے ساتھ جیسے جَاءَ مُوسٰی وغُلَامِی یہ حالتِ رَفعی ہے۔ رَأَیتُ مُوسٰی وغُلَامِی یہ حالتِ نَصبی ہے۔ مَرَرتُ بِمُوسٰی وغُلَامِی یہ حالتِ جَرّی ہے۔

تمرین

ذیل کے لفظ اِعرَاب کے اِعتبار سے کِس قسم میں داخل ہیں۔

هٰذَا اَخِیْ - قَالَ مُوسٰی - اِسْمُهٗ یَحْیٰی - هٰذَا قَلَمِیْ - هُوَ عَبْدِیْ - اُذْکُرُوْا نِعْمَتِیْ - بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِهٖ - کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ - رَبِّیَ اللّٰهُ هٰذَا صِرَاطِیْ - هُمْ مُؤْمِنُوْنَ - اِسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ -

---

نمبر ۱۵ اسم مَنقُوص: یہ ایسا اِسْم ہے جس کے آخر میں یاء مَاقَبْل کَسرہ ہو۔ جیسے قَاضِیْ۔ دَاعِیْ وغیرہ۔

اسکی رَفعی حالت تَقدِیرِی ضَمَّہ کے ساتھ اور نَصبی حالت فتحہ لَفظی کے ساتھ اور حالتِ جری تقدیری کَسرہ کے ساتھ ہوگی۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ یہ حالتِ رَفعی ہے رَأَیتَ الْقَاضِیَ یہ حالتِ نَصبی ہے۔ مَرَرتُ بِالْقَاضِیْ یہ حالتِ جری ہے۔ اور اگر اَلِف لام نہ آئے تو اس طرح کہا جائے گا۔ جَاءَ قَاضٍ رَأَیتُ قَاضِیًا - مَرَرتُ بِقَاضٍ۔

نمبر ۱۶ جمع مذکر سالم: جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مُسْلِمِیَّ۔ اُسکی حالتِ رَفعی تَقدِیرِی واؤ کے ساتھ اور حالتِ نَصبی اور جَری یاء مَاقَبْل کَسرَہ کے ساتھ ہوگی۔ جیسے هٰؤُلَاءِ مُسلِمِیَّ یہ حالت رَفعی ہے۔ اصل میں یہ مُسْلِمُوْنَ ی تھا نون جمع اِضافت کی وجہ سے گر گیا تو مُسْلِمُوْیَ ہوا۔ اب واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہو گئے۔ اِس لیے واؤ کو یاء کرکے یاء کو یاء میں اِدغام کر دیا تو مُسْلِمُیَّ ہوا یاء سے پہلے جو ضمّہ ہے اِس کو یاء کی مناسبت کی وجہ سے کَسرَہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔

وَرَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ یہ حالتِ نصبی ہے۔ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ یہ حالتِ جری ہے

تمرین

اَمثلہ ذیل میں غور کریں اور بتائیں سولہ اَقسام میں کونسی قسم میں داخل ہے۔ اور بتائیں حالتِ رفعی، نصبی وجری میں سے کس حالت میں ہے۔ غور کرنے سے پہلے اپنے اساتذہ سے ترجمہ کروالیں۔ نیز ترکیب کریں۔

ضَرَبْتُ زَیْدًا۔ مَرَرْتُ بِظَبْیٍ۔ اَکَلَ الرِّجَالُ۔ هُنَّ مُسْلِمَاتٌ صَالِحَاتٌ۔ هُوَعِمْرَانُ۔ مَرَرْتُ بِعِمْرَانَ وَعُثْمَانَ۔ هٰذَا فُوْكَ۔ ضَرَبْتُ حَمَاكِ۔ رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ۔ اَطْعَمْتُ اثْنَتَیْنِ۔ جَاءَنِی زَیْدٌ وَعُثْمَانُ کِلَاهُمَا۔ خَمْسُوْنَ۔ شَارِبُوْنَ۔ اَلرَّامِیْ۔ مَسَاجِدُ۔ ضَاقَ صَدْرِیْ۔ لَقِیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اُولِیْ مَالٍ۔ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ۔ عِنْدِیْ سِتُّوْنَ رَجُلًا۔

فصل۔ مُضارِع کے اِعراب تین ہیں

نمبرا رَفع نمبر۲ نَصب نمبر۳ جزم فِعل مُضارِع کی اِعراب کے اِعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

نمبرا: مُفرد صحیح جو ضمیر بارِز مرفُوع مُتّصِل سے خالی ہو۔

اور یہ پانچ صیغے ہیں۔ ان کا رَفع ضمّہ کے ساتھ۔ نَصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ ہوگا۔ رَفع کی مثال جیسے هُوَیَضْرِبُ۔ هِیَ تَضْرِبُ۔ اَنْتَ تَضْرِبُ۔ اَنَا اَضْرِبُ۔ نَحْنُ نَضْرِبُ نصب کی مثال جیسے لَنْ یَّضْرِبَ۔ لَنْ تَضْرِبَ۔ لَنْ تَضْرِبَ۔ لَنْ اَضْرِبَ۔ لَنْ نَضْرِبَ۔

جزم کی مثال جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ لَمْ تَضْرِبْ۔ لَمْ تَضْرِبْ لَمْ اَضْرِبْ۔ لَمْ نَضْرِبْ۔

نمبر۲ مُفرَد مُعتَل وَاوِی وَیائی جو ضَمِیر بارِز مَرفُوع مُتَّصِل سے خالی ہو۔
اور یہ پانچ صیغے ہیں۔ اِن کا رَفع ضَمّہ تَقدِیری کے ساتھ، نَصب فتحہ لفظی کے ساتھ
اور جزم لام کلمہ حذف کرنے کے ساتھ ہوگا، رَفع کی مِثال وَاوِی سے۔
جیسے هُوَ یَغزُوْ۔ هِیَ تَغزُوْ۔ اَنتَ تَغزُوْ۔ اَنَا اَغزُوْ۔ نَحنُ نَغزُوْ۔
رَفع کی مِثال یائی سے هُوَ یَرمِی۔ هِیَ تَرمِی۔ اَنتَ تَرمِی۔ اَنَا اَرمِی۔ نَحنُ نَرمِی
نَصب کی مِثال وَاوِی سے جیسے لَن یَّغزُوَ۔ لَن تَغزُوَ۔ لَن تَغزُوَ۔ لَن اَغزُوَ۔
لَن نَغزُوَ نَصب کی مثال یائی سے جیسے لَن یَّرمِیَ۔ لَن تَرمِیَ۔ لَن تَرمِیَ۔
لَن اَرمِیَ۔ لَن نَرمِیَ جَزم کی مِثال وَاوِی سے جیسے لَم یَغزُ۔ لَم تَغزُ۔ لَم تَغزُ
لَم اَغزُ۔ لَم نَغزُ جَزم کی مِثال یائی سے جیسے لَم یَرمِ۔ لَم تَرمِ۔ لَم تَرمِ۔
لَم اَرمِ۔ لَم نَرمِ۔

نمبر۳ مُفرَد مُعتَل اَلِفی جو ضَمِیر بارِز مَرفُوع مُتَّصِل سے خالی ہو۔

اور یہ پانچ صیغے ہیں۔ اِن کا رَفع ضَمّہ تَقدِیری کے ساتھ۔ نَصب فتحہ تَقدِیری کے
ساتھ اور جزم لام کلمہ حذف کرنے کے ساتھ ہوگا۔
رَفع کی مِثال جیسے هُوَ یَرضٰی۔ هِیَ تَرضٰی۔ اَنتَ تَرضٰی۔ اَنَا اَرضٰی۔ نَحنُ نَرضٰی
نَصب کی مثال جیسے لَن یَّرضٰی۔ لَن تَرضٰی۔ لَن تَرضٰی۔ لَن اَرضٰی۔ لَن نَرضٰی
جَزم کی مثال جیسے لَم یَرضَ۔ لَم تَرضَ۔ لَم تَرضَ۔ لَم اَرضَ۔ لَم نَرضَ

نمبر۴ با ضَمِیر بارِز مَرفُوع مُتَّصِل صَحِیح و مُعتَل وَاوِی و یائی و اَلِفی

اور یہ سات صیغے ہیں۔ اِن کا رَفع نون اِعرابی کو باقی رکھنے کے ساتھ ہے نَصب اور
جَزم نون اِعرابی کو گرانے کے ساتھ ہے۔ رَفع کی مِثال صحیح سے جیسے
هُمَا یَضرِبَانِ۔ هُمَا تَضرِبَانِ۔ اَنتُمَا تَضرِبَانِ۔ اَنتُمَا تَضرِبَانِ۔
هُم یَضرِبُونَ۔ اَنتُم تَضرِبُونَ۔ اَنتِ تَضرِبِینَ۔

رَفع کی مِثَال مُعتَل وَاوِی سے جیسے هُمَا یَغزُوَانِ ۔ هُمَا تَغزُوَانِ ۔
اَنتُمَا تَغزُوَانِ ۔ اَنتُمَا تَغزُوَانِ ۔ هُمْ یَغزُوْنَ ۔ اَنتُمْ تَغزُوْنَ ۔ انتِ تَغزِیْنَ۔
رَفع کی مثال مُعتَل یائی سے جیسے هُمَا یَرمِیَانِ ۔ هُمَا تَرمِیَانِ ۔ اَنتُمَا تَرمِیَانِ۔
اَنتُمَا تَرمِیَانِ ۔ هُمْ یَرمُوْنَ ۔ اَنتُمْ تَرمُوْنَ ۔ اَنتِ تَرمِیْنَ۔
رَفع کی مثال مُعتَل اَلفِی سے جیسے هُمَا یَرضَیَانِ ۔ هُمَا تَرضَیَانِ ۔ اَنتُمَا تَرضَیَانِ۔
اَنتُمَا تَرضَیَانِ ۔ هُمْ یَرضَوْنَ ۔ اَنتُمْ تَرضَوْنَ ۔ اَنتِ تَرضَیْنَ ۔
نَصب کی مثال صحیح سے جیسے لَنْ یَّضرِبَا ۔ لَنْ تَضرِبَا ۔ لَنْ تَضرِبَا ۔ لَنْ تَضرِبَا۔
لَنْ یَّضرِبُوْا ۔ لَنْ تَضرِبُوْا ۔ لَنْ تَضرِبِیْ ۔
نَصب کی مثال مُعتَل وَاوِی سے جیسے لَنْ یَّغزُوَا ۔ لَنْ تَغزُوَا ۔ لَنْ تَغزُوَا ۔ لَنْ تَغزُوَا۔
لَنْ یَّغزُوْا ۔ لَنْ تَغزُوْا ۔ لَنْ تَغزِیْ ۔
نَصب کی مثال مُعتَل یائی سے جیسے لَنْ یَّرمِیَا ۔ لَنْ تَرمِیَا ۔ لَنْ تَرمِیَا ۔ لَنْ تَرمِیَا ۔
لَنْ یَّرمُوْا ۔ لَنْ تَرمُوْا ۔ لَنْ تَرمِیْ ۔
نَصب کی مثال مُعتَل اَلفِی سے جیسے لَنْ یَّرضَیَا ۔ لَنْ تَرضَیَا ۔ لَنْ تَرضَیَا۔
لَنْ تَرضَیَا ۔ لَنْ یَّرضَوْا ۔ لَنْ تَرضَوْا ۔ لَنْ تَرضَیْ ۔
جَزم کی مِثَال صَحِیح سے جیسے لَمْ یَضرِبَا ۔ لَمْ تَضرِبَا ۔ لَمْ تَضرِبَا ۔ لَمْ تَضرِبَا۔
لَمْ یَضرِبُوْا ۔ لَمْ تَضرِبُوْا ۔ لَمْ تَضرِبِیْ۔
جَزم کی مثال معتل وَاوِی سے جیسے لَمْ یَغزُوَا ۔ لَمْ تَغزُوَا ۔ لَمْ تَغزُوَا ۔
لَمْ تَغزُوَا ۔ لَمْ یَغزُوْا ۔ لَمْ تَغزُوْا ۔ لَمْ تَغزِیْ ۔
جزم کی مثال معتل یائی سے جیسے لَمْ یَرمِیَا ۔ لَمْ تَرمِیَا ۔ لَمْ تَرمِیَا ۔ لَمْ تَرمِیَا۔
لَمْ یَرمُوْا ۔ لَمْ تَرمُوْا ۔ لَمْ تَرمِیْ ۔
جَزم کی مِثَال مُعتَل اَلفِی سے جیسے لَمْ یَرضَیَا ۔ لَمْ تَرضَیَا ۔
لَمْ تَرضَیَا ۔ لَمْ تَرضَیَا ۔ لَمْ یَرضَوْا ۔ لَمْ تَرضَوْا ۔
لَمْ تَرضَیْ ۔

تمرین

مضارع کی قسمیں مع اعراب بیان کریں نیز ترجمہ اور ترکیب کریں۔
لَا اَنْصُرُ مَنْ تَنْصُرُوْنَ۔ لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَھُوْدُ۔ لَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ۔ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ اَلَمْ تَرَکَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ۔ یُرِیْدَانِ اَنْ یُّخْرِجَاکُمْ۔ لَمْ یُؤْمِنُوْا۔ لَمْ یَخْرُجْ۔ لَنْ اَقْعُدَ۔ ھِیَ تَدْخُلُ۔ اَنَا اَدْعُوْ۔ اَنْتَ تَعْدُوْ۔ لَمْ اَعُدْ۔ لَنْ تَعْفُوَ۔ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ۔

عامل وہ ہے جو کسی کلمہ پر حالت اعرابی کا تقاضا کرے۔ عامل کی دو قسمیں ہیں۔
نمبرا عامل لفظی نمبر۲ عامل معنوی۔

عامل لفظی وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ عامل معنوی وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں نمبرا حروف نمبر۲ افعال نمبر۳ اسماء

فصل اوّل پہلا باب حروف عاملہ کے بیان میں

جو حروف عمل دیتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ نمبرا وہ حروف جو اسم میں عمل کرتے ہیں نمبر۲ وہ حروف جو فعل میں عمل کرتے ہیں۔
وہ حروف جو اسم میں عمل کرتے ہیں پانچ قسم پر ہیں۔
نمبرا۔ حُرُوْفِ جار نمبر۲۔ حُرُوفِ مُشَبَّہ بِالْفِعْل نمبر۳۔ مَا وَلَا الْمُشَبَّھَتَانِ بِلَیْسَ۔ نمبر۴۔ لائے نفی جنس نمبر۵۔ حُرُوْفِ ندا۔

نمبرا حُرُوْفِ جار: وہ حروف ہیں جو کسی فعل یا شبہ فعل کا معنیٰ اپنے متصل اسم تک پہنچا دے۔ اور یہ ستره [۱۷] حروف ہیں۔ بآء۔ مِنْ۔ اِلٰی۔ حَتّٰی۔ فِی۔ لَام۔ رُبَّ۔ وَاوِ قَسَم۔ تآءِ قَسَم۔ عَنْ۔ عَلٰی۔ کَافِ تَشْبِیْہ۔ مُذْ۔ مُنْذُ۔ حَاشَا۔ خَلَا۔ عَدَا

اِن کو شعر میں یوں جمع کیا گیا ہے۔
باؔ - تاؔ - کافؔ و - لامؔ و - واوؔ - مُنذُ و - مُذ خلا = رُبَّ - حَاشَا - مِنْ - عَدَا - فِیْ - عَنْ - عَلیٰ - حَتّیٰ - اِلیٰ
یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو جر دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (مال زید کا ہے)
نمبر۲ حُرُوف مُشَبَّہَ بِالْفِعْل :- یعنی ایسے حروف جو عمل میں فعل کے مُشابہ ہیں یعنی جس طرح فعل ایسے اسم کو رفع دیتا ہے جو اس کا فاعل ہوتا ہے اور ایسے اسم کو نصب دیتا ہے جو اس کا مَفعُول ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو رفع اور ایک اسم کو نصب دیتے ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں۔

اِنَّ - اَنَّ - کَاَنَّ - لٰکِنَّ - لَیْتَ - لَعَلَّ
(یقیناً) (یقیناً) (گویا کہ) (لیکن) (کاش) (شاید)

یہ چھ حروف مُبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مُبتداء کو ان کا اسم کہتے ہیں۔ خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔
جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وغیرہ۔ اِنَّ - اَنَّ حروف تحقیق ہیں۔ ان کا معنیٰ بیشک اور یقیناً ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) کَاَنَّ حرفِ تَشْبِیہ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے دو چیزوں کو ایک جیسا قرار دینا جیسے کَاَنَّ عَمْرًوا اَسَدٌ (گویا کہ عمرو شیر ہے)
لٰکِنَّ حرفِ اِسْتِدْرَاک ہے یعنی پہلے کلام سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنا جیسے زَیْدٌ غَائِبٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا حَاضِرٌ (زید غائب ہے لیکن عمرو موجود ہے)۔
لَیْتَ - یہ حرفِ تَمَنّیٰ ہے اس کا معنیٰ ہے کاش جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)
لَعَلَّ - یہ حرفِ تَرَجّی ہے اس کا معنیٰ امید ہے۔ جیسے لَعَلَّ زَیْدًا غَائِبٌ (امید ہے کہ زید غائب ہوگا)
نمبر۳ مَا وَلَا الْمُشَبَّھَتَانِ بِلَیْسَ :- یعنی وہ مَا اور لَا جو لَیْسَ کے مُشابِہ ہوتے ہیں اور یہ لَیْسَ والا عمل کرتے ہیں یعنی مُبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں مُبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔
جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید نہیں کھڑا ہے) مَا اِسمِ نَکِرَہ اور اِسمِ مَعْرِفَہ دونوں پر داخل

ہوتا ہے اور لاؔ صرف اِسمِ نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

نمبر۴ لائے نفیِ جنس: جو اسمِ جنس کی صفت کی نفی کرتا ہے یہ مُبتداء اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔ مُبتداء کو اسکا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

اِس لاؔ کا اسم اکثر نکرہ مُضاف ہوتا ہے اس صورت میں مَنصُوب ہوگا۔
جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ (مرد کا ظریفُ الطبع غلام گھر میں نہیں ہے)
اگر اس لاؔ کا اسم نکرہ مفرد ہو تو فتحہ پر مبنی ہوگا جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور اگر لاؔ کے بعد مَعرِفہ آرہا ہو تو ایک اور لاؔ مَعرِفہ کے ساتھ لانا ضروری ہے۔ اور یہ لاؔ عمل نہیں کرتا اِس لا کو مُلغیٰ کہتے ہیں اور یہ مَعرِفہ مَرفُوع ہوگا اِبتداء (یعنی مُبتدا) ہونے کی وجہ سے جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو (نہ زید میرے پاس ہے نہ عَمرو) اور اگر اس لا کے بعد نکرہ مُفرَد ہو اور اس کے بعد پھر نکرہ مُکرّر آرہا ہو تو اِس کو پڑھنے کے پانچ طریقے ہیں۔ (۱) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (۲) لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ (۳) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ (۴) لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (۵) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ۔

نمبر۵ حُرُوفِ نِدا: یعنی وہ حُرُوف جن کے ساتھ کِسی کو پکار کر مُتوجّہ کیا جائے۔
حُرُوفِ نِدا پانچ ہیں۔ (۱) یا (۲) اَیا (۳) ھَیا (۴) اَیْ (۵) ہَمزۂ مَفتُوحہ جیسے یَا زَیْدُ وغیرہ۔ ھَمْزَہ مَفْتُوحہ أَ اور اَیْ یہ مُنادیٰ قریب کے لئے ہیں اور اَیا۔ ھَیَا یہ مُنادیٰ بَعید کے لئے ہیں۔ یاؔ یہ قریب اور بعید دونوں کے لئے اِستِعمال ہوتا ہے یہ حُرُوف مُنادیٰ مُضَاف کو نَصَب دیتے ہیں جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ اور مُشابہ مُضَاف کو بھی نَصَب دیتے ہیں جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)
مُشابہ مُضاف ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے معنیٰ بغیر دُوسرے اسم کو ملائے سمجھ نہ آئیں اور نکرہ غیر مُعیّن کو بھی نَصَب دیتے ہیں جیسے کوئی نابینا کِسی کو نِدا دے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ پکڑ)۔
مُنادیٰ مُفرد مُعرِفہ رَفع کی حالت پر مبنی ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ۔ یَا زَیْدَانِ۔ یَا مُسْلِمُوْنَ۔

یَا مُوسٰی ۔ یَا قَاضِیْ ۔

سوال : زَیْدَانِ اور مُسْلِمُوْنَ مفرد نہیں بلکہ تثنیہ اور جمع ہیں۔ پھر یہ عرد معرفہ کے اعراب میں کیسے درج ہیں؟

جواب : یہاں مفرد سے مراد یہ ہے کہ مضاف اور مشابہ مضاف و نکرہ غیر معین نہ ہو۔

تَمرِین

اَمثلہ ذیل میں حروف عاملہ کے عمل پر غور کریں نیز ترجمہ اور ترکیب کریں ۔

مِنَ النَّاسِ ۔ اَرْسَلْنَا اِلَیْھِمْ ۔ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ ۔ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ ۔ وَجْہُ زَیْدٍ کَالْقَمَرِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ ۔
لَاتَدْخُلْ بَیْتًا حَتّٰی تَسْتَأْذِنَ ۔ عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاھِبٌ ۔ اِنَّکَ حَلِیْمٌ ۔
کَاَنَّ زَیْدًا قَمَرٌ ۔ لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا ۔
جَاءَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا غَائِبٌ ۔ مَا ھٰذَا بَشَرًا ۔ لَاکَیْلَ لَکُمْ عِنْدِیْ ۔
لَاعَقْلَ لَہٗ ۔ لَادِیْنَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ ۔ لَاعَقْلَ لِلْکَافِرِ ۔ لَارَاحَۃَ لِلْحَسُوْدِ ۔
یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَاخُلَّۃٌ ۔ لَااِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۔ یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ ۔
یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ۔ یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ ۔ یَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ۔

فصل دوم : وہ حروف جو فعل میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ۔

قسم اوّل : وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں **قسم دوم** ۔ وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں ۔ وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں ۔

اسکی چار قسمیں ہیں ۔ (۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) کَیْ (۴) اِذَنْ ۔

اَنْ : جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ ۔ اَنْ جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس کو مصدر کے معنٰی میں کر دیتا ہے ۔ لہٰذا اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ کے معنٰی ہوں گے ۔
اُرِیْدُ قِیَامَکَ یعنی (میں ارادہ کرتا ہوں تیرے کھڑے ہونے کا)

لَنْ : جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا) یہ حرف مضارع کو نفی تاکید

مُستَقبِل کے معنیٰ میں کر دیتا ہے ۔

کَیْ : جیسے اَسلَمتُ کَیْ اَدخُلَ الجَنَّۃَ یہ حرف سَبَب اور علّت بیان کرنے کے لیے آتا ہے ۔ یعنی اس کا ماقبل اس کے مابعد کے لئے سبب ہوتا ہے ۔ جیسے میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں ۔ اس میں اسلام دخولِ جنّت کے لئے سَبَب ہے ۔

اِذَنْ : یہ کسی کے جواب ہی میں آتا ہے جیسے کوئی کہے اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا (میں تمہارے پاس کل آؤں گا) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اِذَنْ اُکْرِمَكَ (تب میں تمہارا اکرام کروں گا) اور چھ حُرُوْف ایسے ہیں جن کے بعد اَنْ پُوشِیدہ ہوتا ہے اور فعل مُضارِع کو نَصْب دیتا ہے ۔

(۱) حتّٰی کے بعد جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں چلا تاکہ شہر میں داخل ہوں) اصل میں تھا مَرَرْتُ حَتّٰی اَنْ اَدْخُلَ الْبَلَدَ ۔

(۲) لامِ جحد کے بعد : لامِ جحد وہ لام ہے جو کان مَنْفِیَہ کی خبر پر داخل ہو اور نَفِی کی تاکید کے لئے آئے جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ (نہیں ہے کہ اللہ ان کو عذاب دے) اصل میں لِاَنْ یُّعَذِّبَهُمْ تھا ۔

(۳) اس اَوْ کے بعد بھی اَنْ مُقَدَّرَہ ہوتا ہے جو اَوْ "اِلٰی اَنْ" (یہاں تک کہ) یا "اِلَّا اَنْ" (مگر یہ کہ) کے معنی میں ہو جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں تیرے ساتھ لازم رہوں گا یہاں تک کہ تو میرا حق مجھ کو دیدے) اصل میں اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِیْ یا اِلَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ ہے ۔

(۴) واؤ صَرف کے بعد بھی اَنْ مُقَدَّرَہ ہوتا ہے ۔ واؤ صَرف اس واؤ کو کہتے ہیں کہ جس کا مابعد اس کے ماقبل پر مَعْطُوف نہ ہو سکے جیسے لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَّتَاْتِیَ مِثْلَهٗ (ایسی عادت سے منع نہ کر حال یہ ہے کہ تو اس جیسی کرتا ہے) اصل میں اَنْ تَاْتِیَ مِثْلَهٗ ہے ۔

(۵) لامِ کَیْ کے بعد بھی اَنْ مُقَدَّرَہ ہوتا ہے ۔ لامِ کَیْ وہ لام ہے جو "کَیْ" کی طرح کسی کام کی غَرَض بتلائے ۔ جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں) اسلام لانا سَبَب ہے جنت میں داخل ہونے کا ۔ اصل میں لِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ہے ۔

(۶) اور اس فا کے بعد بھی اَنْ مُقَدَّرَہ ہوتا ہے جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔
وہ چھ چیزیں یہ ہیں اَمْر۔ نَہی۔ نَفِی۔ اِسْتِفْہام۔ تَمَنِّی۔ عَرْض۔

اَمْر کی مثال جیسے زُرْنِی فَاُکْرِمَکَ (تو میری زیارت کر کہ میں تیرا اکرام کروں) اصل میں فَاَنْ اُکْرِمَکَ ہے

نَہی کی مثال جیسے لَاتَشْتِمْنِی فَاَضْرِبَکَ (مجھے گالی نہ دے کہ میں تجھ کو ماروں) اصل میں فَاَنْ اَضْرِبَکَ ہے

نَفِی کی مثال جیسے مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ ہم سے باتیں کریں) اصل میں فَاَنْ تُحَدِّثَنَا ہے۔

اِسْتِفْہام کی مثال جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ (تیرا گھر کہاں ہے کہ میں تیری زیارت کروں) اصل میں فَاِنْ اَزُوْرَکَ ہے۔

تَمَنِّی کی مثال جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَہٗ (کاش میرے پاس مال ہوتا کہ میں اسکو خرچ کرتا) اصل میں فَاَنْ اُنْفِقَہٗ ہے۔

عَرْض کی مثال جیسے اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (تو ہمارے پاس کیوں نہیں آتا کہ تو بھلائی کو پہنچے) اصل میں فَاَنْ تُصِیْبَ ہے۔

تَمْرِین

اَمْثِلَۂ ذیل میں مُضارع کا ناصِب بتائیں نیز ترکیب کریں۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ۔
زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ ۔ لَاتَعْصِ اللّٰہَ فَتُعَذَّبَ ۔ لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْہُ
اَیْنَ الْمَاءُ فَاَشْرَبَہٗ ۔ لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ ۔ اَلَاتَنْزِلُ بِنَا
فَتُصِیْبَ خَیْرًا ۔ لَاتَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَتَاْتِیَ مِثْلَہٗ ۔ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ
حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی ۔ لَاَجْتَہِدَنَّ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ اَوْ اَفُوْزَ۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔
حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ ۔ لَاتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا فَیُسْحِتَکُمْ بِعَذَابٍ۔
مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَہِّرَکُمْ

قسمِ دوم: وہ حروف جو فعلِ مُضارِع کو جزم دیتے ہیں۔
فعلِ مُضارِع کو جزم دینے والے عامل پانچ ہیں۔

لَمْ - لَمَّا - لامِ اَمر - لائے نہی - اِنْ شَرطیہ اور دیگر کلمات شرطیہ

لَم: یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی)

لَمَّا: یہ حرف بھی لَمْ کی طرح فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور ماضی منفی کے معنیٰ میں کرتا ہے مگر لَمْ اور لَمَّا میں یہ فرق ہے کہ لَمَّا کی نفی ماضی کے تمام زمانے کو گھیر لیتی ہے جیسے لَمَّا یَنْصُرْ (اس نے ابھی تک مدد نہیں کی) اور لَمْ میں نفی سارے زمانے کو گھیرنے والی نہیں ہوتی۔

لامِ اَمر: یہ حرف فعل مضارع کو اَمر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اور یہ لامِ اَمر حاضر معروف کے صیغوں کے علاوہ سب صیغوں میں آتا ہے جیسے لِیَنْصُرْ (چاہیے کہ وہ ایک آدمی مدد کرے) اگر لامِ اَمر سے پہلے واؤ یا فاء آجائے تو یہ لام ساکن ہو جائے گا۔
جیسے فَلْیَضْحَکُوْا - وَلْیَبْکُوْا وغیرہ۔

لائے نہی: یہ لا فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نہی کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اور تمام صیغوں میں آتا ہے جیسے لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر تو ایک مرد)

اِنْ شرطیہ: یہ حرف دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ دُوسرے جملے کا سبب ہوتا ہے۔ پہلے جملے کو شرط اور دُوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ (اگر تو مدد کرے گا تو میں بھی مدد کروں گا) اِنْ شَرطیہ مُستقبل کا معنیٰ دیتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا) ماضی چونکہ مَبنی ہے اس وجہ سے جزم تقدیری ہوگا۔

جب شرط کی جزاء جُملہ اِسمیہ ہو یا اَمر یا نہی یا دُعا ہو تو جزاء میں فا کا لانا ضروری ہے۔ جُملہ اِسمیہ کی مثال جیسے اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ (اگر تو میرے پاس آئے تو قابلِ اکرام ہوگا) اَمر کی مثال جیسے اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ (اگر تو زید کو دیکھے تو اس کا اِکرام کر)۔
نہی کی مثال اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ (اگر تیرے پاس عمرو آئے تو اسکی توہین نہ کر)

دُعا کی مثال اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (اگر تو میرا اِکرام کرے تو پس اللہ تجھے اچھا بدلہ دے)

تَمرِین

اَمثِلہ ذیل میں مُضارِع کے جازِم بتائیں نیز ترکیب کریں۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ ۔ لَاتَکْفُرْ ۔ اُولٰئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا۔

فَاِنْ جَآءُوْکَ فَاحْکُمْ ۔ لَمْ تَنْصُرْ ۔ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ۔

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ ۔ لَاتَشْرَبُوا الْمَآءَ ۔

وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ لِیَضْرِبْہُ ۔

دُوسرا باب اَفعال کے عَمَل کے بیان میں

فَائِدہ

مَرْفُوْع ایسے اسم کو کہتے ہیں جس میں فَاعِل کی علامت پائی جائے۔ فاعِل کی تین علامتیں ہیں واحِد میں ضَمّہ۔ تَثْنِیَہ میں اَلِف ۔ جَمْع میں واوٗ۔

مَنْصُوْب ایسے اسم کو کہتے ہیں جس میں مَفْعُوْل کی علامت پائی جائے مَفْعُوْل کی تین علامتیں ہیں واحِد میں نَصْب ۔ تَثْنِیہ میں یاء ماقَبْل مَفْتُوْح ۔ جَمْع میں یاء ماقَبْل مَکْسُوْر۔

مَجْرُوْر ایسے اسم کو کہتے ہیں جس میں حرفِ جَر کی وجہ سے زیر آئے۔

فِعْلِ مَعْرُوْف ایسا فِعْل ہے جس کا کرنے والا یعنی فاعِل معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عَمْرو کو مارا)

فِعْلِ مَجْھُوْل ایسا فِعْل ہے جس کا فاعِل معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ عَمْرٌو (عمرو مارا گیا)

فِعْلِ لازِم ایسا فِعْل ہے جو فقط فاعِل پر پُورا ہو جائے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)

فِعل مُتعدّی ایسا فِعل ہے جو فقط فاعِل پر پُورا نہ ہو بلکہ اس کو مَفعُول بہٖ کی بھی ضرورت ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًوا (زید نے عمرو کو مارا)
کوئی فِعل غیر عامِل نہیں ۔ اَفعال عمل کرنے میں دو قسم پر ہیں ۔

قِسم اوّل فِعل مَعرُوف ۔ قِسم دوم فِعل مَجہُول ۔

فِعل مَعرُوف چاہے لازِم ہو یا مُتعدّی فاعِل کو رَفع دیتا ہے ۔
فِعل لازِم کی مثال جیسے قَامَ زَیدٌ (زید کھڑا ہوا) (پیش) فِعل مُتعَدّی کی مثال جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًوا (زید نے عمرو کو مارا) اور چھ اِسموں کو نَصب دیتا ہے ۔ نمبر۱ مَفعُول مُطلَق نمبر۲ مَفعُول فیہ نمبر۳ مَفعُول مَعہٗ نمبر۴ مَفعُول لہٗ نمبر۵ حال (زبر) نمبر۶ تمیز ۔ فِعل مُتعَدّی اِن چھ کے علاوہ مَفعُول بہٖ کو بھی نَصب دیتا ہے اور فعل لازم یہ عمل نہیں کر سکتا ۔
فَاعِل اس اسم کو کہتے ہیں کہ جس سے پہلے فِعل یا شِبہ فِعل ہو اور اس فِعل یا شِبہ فِعل کی نِسبت اس اسم کے ساتھ ایسے طور پر ہو کہ یہ فِعل اور شِبہ فِعل اس کے ساتھ قائم ہو یعنی یہ فِعل یا شِبہ فِعل اس اسم سے صَادِر ہُوا ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ (فعل ۔ فاعل) ۔ زَیدٌ قَائِمٌ اَبُوہٗ (شبہ فعل ۔ فاعل) ۔
شِبہ فِعل ایسے اسم کو کہتے ہیں جو فِعل کی طرح عمل کرے اور یہ پانچ اِسم ہیں ۔ اِسم فاعِل ۔ صِفَتِ مُشبّہ ۔ مَصدَر ۔ اِسم فِعل ۔ اِسم تفضیل ۔ یہ اَسماء اپنے فاعِل کو فعل کی طرح رَفع دیتے ہیں ۔
مَفعُول مُطلَق :۔ اِس مَصدَر کو کہتے ہیں کہ جس سے پہلے کوئی فعل ہو اور وہ مَصدَر اِس پہلے فِعل کے معنیٰ میں ہو جیسے ضَرَبتُ ضَربًا (میں نے خوب مارا) (فعل ۔ مصدر) قُمتُ قِیَامًا (میں اچھی طرح کھڑا ہوا) (فعل ۔ مصدر)
مَفعُول فیہ : ایسا اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت بتائے مَفعُول فیہ کو ظَرف بھی کہتے ہیں ۔ ظَرف کی دو قسمیں ہیں نمبر۱ ظَرف زمان نمبر۲ ظَرف مکان
ظَرف زمان ایسا اِسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کا وقت بتلائے ۔ جیسے صُمتُ یَومَ الجُمُعَۃِ (میں نے جمعہ کو روزہ رکھا)
ظرف مکان ایسا اسم ہے جو فعل کے واقع ہونیکی جگہ تبلائے جیسے جَلَستُ عِندَکَ (ظرف) (میں تیرے پاس بیٹھا)

مفعول معہ : ایسا اسم ہے جو اس واؤ کے بعد واقع ہو جو مَعَ کے معنیٰ میں ہو جیسے
جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ (آئی سردی جُبّوں کے ساتھ)
(مفعول معہٗ)
مفعول لہٗ : ایسے اسم کو کہتے ہیں جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعل مذکور کا سبب
ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ (میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا)
مفعول لہٗ
حَال : ایسا اسمِ نکرہ ہے جو یہ بتائے کہ فعل صادر ہونے کے وقت فاعل یا مفعول بہٖ
یا دونوں کی کیا حالت تھی۔
فاعل کی حالت بتائے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید اس حال میں آیا کہ سوار تھا)
فعل فاعل حال
مفعول کی حالت بتائے جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا
فعل با فاعل مفعول بہٖ حال
اس حال میں کہ بندھا ہُوا تھا)
دونوں کی ایک ساتھ حالت بتلائے جیسے لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (ملاقات کی میں نے
فعل با فاعل مفعول بہٖ حال
زید سے ایسی حالت میں کہ ہم دونوں سوار تھے)
حال جس کی حالت بتائے اُس اسم کو ذُوالحال یعنی صاحبِ حال کہتے ہیں۔
ذُوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر ذُوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں تاکہ نصبی
حالت میں موصوف اور صفت کے ساتھ اشتباہ نہ ہو جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ
(آیا میرے پاس ایک آدمی سوار ہو کر) اشتباہ کی مثال رَأَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا۔
حال پورا جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ (میں نے امیر کو دیکھا اس
حال میں کہ وہ سوار تھا)
تمیز : ایسے اسم کو کہتے ہیں جو ابہام یعنی پوشیدگی کو دُور کرے اور جس چیز
سے ابہام دُور کرے اُس کو مُمَیَّز کہتے ہیں۔
نمبرا عدد سے ابہام دُور کرے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)
مُمَیَّز تمیز
نمبر۲ وزن سے ابہام کو دُور کرے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون
کا تیل ہے)
مُمَیَّز تمیز

نمبر۳ کَیل سے اِبہام دُور کرے۔ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گندم ہے)
مُمَیَّز تمیز
نمبر۴ مَسَاحَت یعنی پیمائش سے ابہام دُور کرے۔ جیسے مَا فِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (نہیں آسمان میں ہتھیلی کے برابر بادل)

مَفْعُوْل بِہٖ: ایسا اسم ہے کہ جس پر فَاعِل کا فِعْل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)

جاننا چاہیئے کہ یہ تمام مذکورہ مَنْصُوْبات جُملہ مکمّل ہونے کے بعد آتے ہیں۔ جُملہ فِعْل اور فاعِل پر پُورا ہو جاتا ہے اِسی وجہ سے کہا جاتا ہے اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَةٌ (یعنی زبر والی چیزیں زائد ہوتی ہیں)

تَمْرِیْن

اَمْثِلَہ ذیل میں فاعِل اور تمام مَفْعُوْل کی قِسْمیں اور حال اور تمیز کو بتائیں نیز ترکیب بھی کریں۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۔ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ ۔
جَلَسَ الرَّشِيْدُ اَمَامَ الْمَامُوْنِ ۔ جَاءَ زَيْدٌ بَاكِيًا ۔
يَنْصُرُكَ اللّٰهُ نَصْرًا ۔ وَصَلْتُ يَوْمَ السَّبْتِ ۔
هُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ طَلَبًا لِلثَّوَابِ ۔
جَاءَ الْحَرُّ وَالثَّلْجَ ۔ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ۔ جَلَسَ زَيْدٌ جِلْسَةَ الْمُؤَدَّبِ ۔ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ قَاتَلَ مُجَاهِدٌ كَافِرًا ۔
خَرَجَ زَيْدٌ ۔ اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا ۔ نَزَلْتُ الْقَرْيَةَ ۔ صُمْتُ تَزْكِيَةً ۔
جَاءَ الرَّبِيْعُ وَالْاَزْهَارَ ۔ قَرَءْتُ الْقُرْاٰنَ جَالِسًا ۔ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۔
اِشْتَرَيْتُ مِنَ السُّوْقِ ثَلٰثَةَ كُتُبٍ ۔ جَاءَ زَيْدٌ اِلْبَيْتَ لَيْلًا ۔
جَاءَتِ الْجَمَاعَةُ وَالْفُرْشَ ۔ رَاَيْتُ الْكِتَابَ نَفْعًا ۔
النَّاسَ قَائِمًا ۔ حَصَلْتُ فِي الْاِخْتِبَارِ ثَمَانِيْنَ رَقْمًا ۔

فَصل: فَاعِل کی دو قسمیں ہیں نمبر۱ فَاعِل مُظہَر نمبر۲ فاعِل مُضمَر

فاعِل مُظہَر یعنی فاعل اسم ظاہر ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ۔
فاعِل مُضمَر یعنی فاعِل ضَمِیر ہو اس کی دو قسمیں ہیں نمبر۱ بَارِز نمبر۲ مُستَتَر
مُضمَر بَارِز یعنی وہ ضمیر فاعِل جو لفظوں میں موجود ہو جیسے ضَرَبتُ میں تا۔
مُضمَر مُستَتَر یعنی وہ ضمیر فاعِل جو لفظوں میں موجود نہ ہو جیسے زَیدٌ ضَرَبَ اس میں هُوَ ضَمِیر فاعِل ہے جو زید کی طرف لوٹتی ہے اور یہ ضَمِیر ضَرَبَ میں مُستَتَر یعنی پوشیدہ ہے

فِعل کے مُذکَر یا مُؤَنَّث لانے کا قاعِدہ

اگر فِعل کا فاعِل مُؤَنَّث حَقِیقِی ہو یا فِعل کا فاعِل مُؤَنَّث کی ضَمِیر ہو تو اِن دونوں صورتوں میں فِعل مُؤَنَّث لانا ضروری ہے۔
فاعِل مُؤَنَّث حقیقی ہو جیسے قَامَتْ هِندٌ ۔ فاعِل مُؤَنَّث کی ضَمِیر ہو جیسے هِندٌ قَامَتْ اس میں فاعِل ضَمِیر هِیَ ہے اور اگر فِعل کا فاعِل اسم ظاہر مُؤَنَّث غیر حَقِیقِی ہو یا فِعل کا فَاعِل جمع تَکسِیر ہو تو اس صورت میں فِعل کو مذکر یا مونث لانے کا اِختیار ہے۔
فَاعِل اِسم ظاہر مُؤَنَّث غیر حَقِیقِی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمسُ وطَلَعَتِ الشَّمسُ۔
فاعِل جمع تَکسِیر ہو جیسے قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ۔

قِسمِ دوم فِعل مَجہُول۔

فِعل مَجہُول ایسا فِعل ہے کہ جس میں مَفعُول کی حالت بیان کی گئی ہو اسکو فِعل مَجہُول اس لیے کہا جاتا ہے کہ اِس کے فَاعِل کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہ فاعِل کی جگہ مَفعُول بِہٖ کو رَفع دیتا ہے اور باقی مَفعُولوں کو نَصب دیتا ہے۔ سب کی مِثَال جیسے

ضُرِبَ	زَیدٌ	یَومَ الجُمُعَةِ	اَمَامَ الاَمِیرِ	ضَربًا شَدِیدًا	فِی دَارِهٖ	تَادِیبًا	وَالخَشَبَةَ
فِعل مجہول	نائب فَاعِل مفعول	مفعول فیہ ظرف زمان	مفعول فیہ ظرف مکان	مفعولِ مطلق	متعلق	مفعول لہٗ	مفعول معہٗ

فِعْل مَجْہُوْل کو فِعْل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ اور اس کے مَرْفُوْع کو مَفْعُوْل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں

تَمْرِیْن

ذَیل کے جُمْلوں میں فاعِل کی قسمیں اور مَفْعُوْل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کو بتاؤ اور ہر جملہ کی ترکیب کرو

قَالَ نِسْوَۃٌ - ضَاقَتِ الْاَرْضُ - ضَمِنَ اللّٰہُ رِزْقَ کُلِّ اَحَدٍ - کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ - یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ - جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ - شَرِبْنَا الْمَآءَ - زَیْدٌ خَطَبَ - قَالَتْ زَیْنَبُ - زَیْنَبُ ضَرَبَتْ - جَآءَ رِیْحٌ - جَآءَتْ رِیْحٌ - اَلطُّیُوْرُ یَتَغَرَّدُوْنَ - یَتَغَرَّدُ الطُّیُوْرُ - تَتَغَرَّدُ الطُّیُوْرُ - قُرِءَ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْعِیْدِ اَمَامَ النَّاسِ فِی الْمَسْجِدِ قِرْءَۃً حَسَنًا تَرْغِیْبًا وَالْفِکْرَ -

---

فَصْل : فِعْل مُتَعَدِّی کی چار قسمیں ہیں

(۱) فِعْل مُتَعَدِّی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا -

(۲) فِعْل مُتَعَدِّی بدو مفعول کہ جس میں ایک مفعول پر اِکْتِفَا کرنا دُرست ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا یہاں پر اَعْطَیْتُ زَیْدًا بھی کہنا جائز ہے - اور یہ ایک مَفْعُوْل پر اکْتِفَاء کرنا اُن تمام اَفْعَال میں دُرست ہے کہ جن میں دونوں مَفْعُوْل ذات کے اعتبار سے جُدا جُدا ہوں -

(۳) فعل مُتَعَدِّی بدو مَفْعُوْل کہ جس میں ایک مَفْعُوْل پر اِکْتِفَاء کرنا دُرست نہ ہو اور یہ اُس جگہ ہوتا ہے کہ جہاں دونوں مفعول ذات کے اِعتبار سے ایک ہوں اور یہ بات اَفْعَال قُلُوْب میں پائی جاتی ہے - اَفْعَال قُلُوْب اِن اَفْعَال کو کہا جاتا ہے کہ جن میں شک اور یقین کے معنیٰ پائے جائیں اور چونکہ شک اور یقین کا تَعَلُّق قَلْب سے ہوتا ہے تو اس وجہ سے ان کو اَفْعَال قُلُوْب کہتے ہیں - یہ سات اَفْعَال ہیں - عَلِمْتُ - رَاَیْتُ - وَجَدْتُ

یہ تین یقین کے لئے ہیں ۔ ظَنَنْتُ ۔ حَسِبْتُ ۔ خِلْتُ یہ تین شک کے لئے ہیں ۔ زَعَمْتُ یہ دونوں کے لئے ہے یہ اَفعال مُبْتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول ہونے کی بنا پر نَصَب دیتے ہیں جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً (میں نے یقین کیا) ۔ ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا (میں نے گمان کیا) یہاں پر عَلِمْتُ زَیْدًا یا ظَنَنْتُ عَالِمًا کہنا جائز نہیں ۔

فَائدہ

کبھی ظَنَنْتُ اِتَّهَمْتُ کے معنیٰ میں اور عَلِمْتُ عَرَفْتُ کے معنیٰ میں اور رَأَیْتُ اَبْصَرْتُ کے معنیٰ میں اور وَجَدْتُ اَصَبْتُ کے معنیٰ میں مُستَعمل ہوتے ہیں اور یہ اِس وقت اَفعالِ قُلُوب نہیں ہوں گے ۔

۴) فعلِ مُتعدّی بسہ مَفعُول جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلاً (اللہ نے زید کو بتلایا کہ عمرو فاضل ہے) اِس قسم کے فِعل بہت سے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں اَعْلَمَ ۔ اَرٰی ۔ اَنْبَأَ ۔ اَخْبَرَ ۔ خَبَّرَ ۔ نَبَّأَ ۔ حَدَّثَ وغیرہ ۔ یہ تمام مَفعُول جو ذکر کئے گئے ہیں سب کے سب مفعول بہٖ ہیں فِعل اگر مجہُول ہو تو کسی مَفعُول کو اس فِعل کا نائِب فاعِل بنا دیتے ہیں مگر چار قسم کے مفعول ایسے ہیں جو نائِب فاعِل نہیں بن سکتے ان میں دو اَفعالِ قُلُوب میں سے ہیں ۔ نمبرا باب عَلِمْتُ کا مفعول بہٖ ثانی جیسے عُلِمَ زَیْدٌ فَاضِلاً کو عُلِمَ زَیْدًا فَاضِلٌ نہیں کہا جائیگا ۔

نمبر۲ بابِ اَعْلَمْتُ کا مفعول بہٖ ثالِث جیسے اُعْلِمَ زَیْدٌ عَمْرًوا فَاضِلاً کو اُعْلِمَ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلٌ نہیں کہہ سکتے ۔

نمبر۳ مَفعُول لہٗ بھی نائِب فاعِل نہیں بن سکتا کیونکہ اِس میں سَبَبِیَّت کے مَعْنٰی مَنصُوب ہونے کی صورت میں ہی ظاہر ہو سکتے ہیں اور نائِب فاعِل بننے کی صورت میں رَفع آجائے گا جو مَفعُول لہٗ کے معنیٰ کے مُنافی ہے ۔

نمبر۴ مَفعُول مَعَہٗ بھی نائِب فاعِل نہیں بن سکتا کیونکہ اس کے ساتھ واؤ بمعنیٰ مَع ہوتی ہے اگر واؤ رکھتے ہوئے مَفعُول مَعَہٗ کو فِعل کا نائِب بنائیں تو واؤ فاصِلہٗ اجنبی ہو جائے گی فِعل اور نائِب فاعِل کے دَرمیان اور یہ جائز نہیں ۔ اَعْطَیْتُ کے

باب میں پہلا مفعول دوسرے مفعول کی نسبت مفعول مالم یسمّ فاعلہ (یعنی نائب فاعل) بننے کے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

تمرین

اَمثلہ ذیل میں فعل متعدی کی قسمیں اور اس کے مفعول بتائیں نیز ترکیب کریں۔

لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ ۔ ظَنَّ زَيْدٌ بَكْرًا عَالِمًا ۔ اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ۔ اَللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ ۔ رَأَيْتُ بَكْرًا فَاضِلًا ۔ اُعْطِيَ زَيْدٌ ثَوْبًا ۔ زَعَمْتُهٗ جَاهِلًا ۔ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۔ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَرَاكَ صَائِمًا ۔ اَخَالُ اَنَّكَ مَرِيْضٌ ۔ وَجَدَتْ مَا عَمِلَتْ حَاضِرًا ۔ اُوْتِيَ مُوْسَى الْكِتَابَ ۔

فصل — اَفعالِ ناقصہ

فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) فعل تام (۲) فعل ناقص۔

فعل تام: ایسا فعل ہے جو اپنے فاعل کے لئے صرف اپنے مصدر کی صفت ثابت کرے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں ضَرَبَ نے زید کیلئے ضرب کی صفت ثابت کی ہے۔

فعل ناقص: ایسا فعل ہے جو اپنے فاعل کے لئے اپنی صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کو بھی ثابت کرے جیسے كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا میں كَانَ اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدری معنی کے علاوہ علم کی صفت بھی ثابت کر رہا ہے۔

اَفعالِ ناقصہ سترہ ہیں

كَانَ ۔ صَارَ ۔ ظَلَّ ۔ بَاتَ ۔ اَصْبَحَ ۔ اَضْحٰى ۔ اَمْسٰى ۔ عَادَ ۔

ہے۔ تھا ۔ ہوگیا ۔ رہا دن بھر ۔ رات بھر رہا ۔ صبح کے وقت ہوا ۔ چاشت کے وقت ہوا ۔ شام کے وقت ہوا ۔ صبح کے وقت گیا ہوگیا

اضٰی - غدا - راحَ - مَازال - مَاانفكَّ - مَابرِحَ - مافتِئَ - مَادامَ - لَیسَ
ہوگیا - ہوگیا - شام کے وقت گیا - ہوگیا - مسلسل رہا - مسلسل رہا - مسلسل رہا - مسلسل رہا - جب تک رہا - نہیں۔

یہ اَفعال تنہا فاعِل سے مکمل نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں اسی وجہ سے اِن کو اَفعالِ ناقِصَہ کہا جاتا ہے ۔ یہ جُملہ اِسمِیَہ پر داخل ہوتے ہیں مُسنَدالیہ (ابتدا) کو رَفع دیتے ہیں اور مُسنَد کو نصب دیتے ہیں جیسے زَیدٌ قائِمٌ سے کَانَ زَیدٌ قائِمًا وغیرہ۔ مَرفُوع کو کَانَ کا اِسم کہیں گے اور مَنصُوب کو کَانَ کی خبر (خبر)۔

اِن میں سے بَعض اَفعال بَعض احوال میں تنہا فاعِل پر پُورے ہو جاتے ہیں اور خبر کی حاجت نہیں رہتی اس وقت اِن کو تامّہ کہتے ہیں جیسے کانَ مَطرٌ (بارش ہوئی) بمعنٰی حَصَلَ مَطَرٌ - کَانَ کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر لفظوں سے حذف کردیا جائے تو کلام کے اَصلی مَعنٰی میں کوئی خَلَل نہ آئے جیسے کَیفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی المَھْدِ صَبِیًّا (کیسے بات کریں ہم اس شخص سے جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے) یہاں کان تحسینِ کلام کے لئے ہے ۔ کان تامّہ اور زائدہ یہ دونوں ناقِصَہ نہیں ہوتے۔

فصل   اَفعالِ مُقارَبہ

اَفعالِ مُقارَبہ : ایسے افعال ہیں جو یہ بتلائیں کہ اِن کے اسم کے لئے اِن کی خبر حاصل ہونے والی ہے یا حاصل ہونے کے قریب ہے ۔ اَفعالِ مُقارَبہ چار ہیں ۔عَسٰی - کَادَ کَرُبَ - اَوشَكَ یہ اَفعال بھی جملہ اِسمِیَہ پر داخل ہوتے ہیں اور کَانَ کی طرح اِسم کو رَفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں ۔ لیکن ان کی خبر فِعل مُضارِع ہوتی ہے۔ کبھی اَنْ کے ساتھ جیسے عَسٰی زَیدٌ اَنْ یَخرُجَ (قریب ہے زید کا نکلنا) اور کبھی اَنْ کے بغیر بھی ہوتی ہے جیسے عَسٰی زَیدٌ یَخرُجُ ۔ اور جب اَنْ عَسٰی کے بعد آئے تو اس وقت فِعل مضارع اَنْ کے ساتھ مل کر مَصدَر کی تاوِیل میں ہوکر عَسٰی کا فاعِل بنے گا ۔ اور خبر کی ضرورت نہ ہوگی اس کو عَسٰی تامّہ کہتے ہیں جیسے عَسٰی اَنْ یَخرُجَ زَیدٌ ۔ اَنْ یَخرُجَ محل

رَفع میں واقع ہے بمعنیٰ عَسٰی خُرُوجُ زَیْدٍ کے (قریب ہے زید کا نکلنا)

تَمرِین

اَمْثِلَہ ذیل میں اَفعَالِ نَاقِصَہ اور اَفعَالِ مُقَارِبَہ کے اسم و خبر کو بیان کریں نیز ترکیب کریں۔

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا - صَارَ الرَّجُلُ غَنِيًّا - ظَلَّ زَيْدٌ صَائِمًا - بَاتَ الْمَرِيْضُ نَائِمًا - اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا - اَضْحٰى عَمْرٌو حَزِيْنًا - اَمْسَى الطَّلَبَةُ مُشْتَغِلِيْنَ بِدُرُوْسِهِمْ - عَادَ وَاٰضَ وَغَدَا وَرَاحَ زَيْدٌ غَنِيًّا - مَازَالَ عَمْرٌو فَاضِلًا - مَا بَرِحَ وَمَا فَتِئَ وَمَا انْفَكَّ زَيْدٌ جَاهِلًا - اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ قَائِمًا - لَيْسَ بَكْرٌ عَالِمًا - عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ - مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ - يُوْشِكُ زَيْدٌ اَنْ يَّدْخُلَ - كَرُبَ بَكْرٌ يَخْرُجُ - كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا - كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا - اَصْبَحُوْا نَادِمِيْنَ - لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ - عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -

---

فَصل — اَفعَالِ مَدح وَذَم

اَفعَالِ مَدح ایسے اَفعال کو کہتے ہیں جو اِنشاءِ مَدح (تعریف) کے لیے وَضع کیے گئے ہوں اور یہ دو ہیں (۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا۔

اَفعَالِ ذَم ایسے افعال کو کہتے ہیں جو اِنشاءِ ذَم (بُرائی) کے لیے وضع کیے گئے ہوں اور یہ بھی دو ہیں (۱) بِئْسَ (۲) سَآءَ۔

اِن اَفعَال کے بعد اِن کا فاعِل ذکر کیا جاتا ہے اور فاعِل کے بعد اُس کو ذکر کیا جاتا ہے جسکی مَدح یا ذَم مَقصُود ہو۔ اگر مَدح مَقصُود ہو تو فاعِل کے بعد جو ذکر ہو گا اُس کو مَخصُوص بِالمَدح کہیں گے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید کیا اچھا آدمی ہے) اس میں اَلرَّجُلُ

نِعْمَ کا فاعِل ہے اور زید مخصُوص بالمَدح ۔
اور اگر ذم مقصُود ہو تو فاعِل کے بعد جو ذکر ہوگا اُس کو مخصُوص بِالذَّم کہیں گے جیسے بِئسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید کیسا بُرا آدمی ہے) اِس میں اَلرَّجُلُ بِئسَ کا فاعِل ہے اور زید مخصُوص بِالذَّم ہے ۔
اِن اَفعال کے لیۓ شرط ہے کہ اِن کا فاعِل مُعَرَّف بِاللَّام ہو یا مُعَرَّف بِاللَّام کی طرف مُضاف ہو لیکن حَبَّذا اِس حکم میں داخل نہیں کیونکہ اِس کا فاعِل یعنی ذَا اِس کے ساتھ مِل کر آتا ہے مُعَرَّف بِاللَّام کی مثال جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ ۔ مُعَرَّف بِاللَّام کی طرف مُضَاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ (اچھا ہے قوم والا زید) یا اِن اَفعال کا فاعِل ضَمِیر مُستَتَر ہو اور اس کی تَمیز نکرہ منصُوبہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ (اچھا ہے وہ آدمی ہونے کے اعتبار سے یعنی زید) ۔ اِس میں نِعْمَ کا فاعِل هُوَ ضَمِیر مُستَتَر ہے اور رَجُلاً تمیز ہونے کی بنا پر منصُوب ہے کیونکہ هُوَ ضمیر مُبہَم ہے اور زید مخصُوص بالمَدح ہے ۔ حَبَّذَا زَیْدٌ میں حَبَّ فِعْل اور ذَا فاعِل ہے ۔ زید مخصُوص بالمَدح ہے ۔
اَفعال ذم کی ترکیب بھی نِعْم کی طرح ہے جیسے بِئسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (بُرا ہے آدمی زید) سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو (بُرا ہے آدمی عَمرو) اِن میں زید اور عَمرو مخصُوص بِالذَّم ہیں ۔

فصل : اَفعَالِ تَعَجُّب

اَفعالِ تَعَجُّب ایسے اَفعال ہیں جو اِنْشاءِ تَعَجُّب کے لیۓ وَضع کیۓ گیۓ ہوں ثُلاثی مُجرّد کے ہر مَصدَر سے فِعْل تَعَجُّب کے دو صِیغے اِس وَزن پر آتے ہیں ۔ مَا اَفْعَلَهٗ وَ اَفْعِلْ بِهٖ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا وَ اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کیا ہی اچھا ہے)

ترکیب

مَا اَحْسَنَ زَیْدًا مَا بمعنیٰ اَیُّ شَیْءٍ محلِ رفع میں ہو کر مُبتَداء اَحْسَنَ فعل اِس میں

هُوَ ضمیر مرفوع مستتر اس کا فاعل۔ زَیدًا مفعول بہٖ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ اَحسِنْ بِزَیدٍ اَحسِنْ بمعنیٰ حَسُنَ فعل ماضی کے باء زائدہ۔ زید لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تمرین

امثلہ ذیل میں افعال مدح و ذم اور افعال تعجب کو الگ الگ کریں نیز ترکیب کریں۔

نِعْمَ الْعَابِدُ زَیْدٌ ۔ بِئْسَ الْعَالِمُ غَیْرُ عَامِلٍ عَلٰی عِلْمِہٖ ۔ اَبْصِرْ بِہٖ ۔ حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا ۔ مَا اَقْنَعَ عَمْرًوا ۔ نِعْمَتِ الصَّلٰوۃُ ھٰذِہٖ ۔ بِئْسَتِ الْمَرْءَۃُ تَارِکَۃُ الصَّلٰوۃِ ۔ سَاءَتِ الْمَرْءَۃُ حَرِیْصَۃُ الْمَالِ ۔ سَاءَ الرَّجُلُ تَارِکُ الزَّکٰوۃِ ۔ مَا اَحْسَنَ الدِّیْنَ وَالدُّنْیَا اِذَا اجْتَمَعَا ۔ بِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ۔ نِعْمَ الْمَاھِدُوْنَ ۔ مَا اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ ۔

تیسرا باب — اسماء عاملہ کے بیان میں

اس کی گیارہ قسمیں ہیں (۱) اسماء شرطیہ جازمہ بمعنیٰ اِنْ (۲) اسماء افعال بمعنیٰ ماضی۔ (۳) اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ۔ (۷) اسم تفضیل (۸) مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسماء کنایہ از عدد۔

اسماء شرطیہ جازمہ بمعنیٰ اِنْ : یہ نو ہیں۔ مَنْ ۔ مَا ۔ اَیْنَ ۔ مَتٰی ۔ اَیٌّ اَنّٰی ۔ اِذْمَا ۔ حَیْثُمَا ۔ مَھْمَا ۔ یہ اسماء اِنْ شرطیہ کے معنیٰ میں ہیں اور اِنْ شرطیہ کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔ پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں اور جس طرح اِنْ فعل مضارع کو جزم دیتا

ہے اسی طرح یہ بھی فِعل مُضارِع کو جزم دیتے ہیں اور اگر فِعل مُضارِع مَبْنِی ہو تو اسکو محلاً جزم دیتے ہیں جیسے مَنْ تَضرِبْ اَضرِبْ (جس کو تو مارے گا میں ماروں گا) ماتَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو کچھ تو کرے گا میں کروں گا) اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا) متیٰ تَقُمْ اَقُمْ (جب تو کھڑا ہو گا میں کھڑا ہوں گا) اَیُّ شَیْءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ (جو چیز تو کھائے گا میں کھاؤں گا) اَنّیٰ تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جس جگہ تو لکھے گا میں لکھوں گا) اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا) حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جس جگہ تو قصد کرے گا میں قصد کروں گا) مَہْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جس وقت تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

اَسْمَائے اَفْعَال بمعنیٰ مَاضِی: ھَیْہَاتَ ۔ شَتَّانَ ۔ سَرْعَانَ ۔ یہ ایسے اسم ہیں کہ جن میں فعل ماضی کے معنیٰ پائے جاتے ہیں اور یہ اَسْمَاءِ اَفْعَال اپنے بَعْد والے اسم کو فاعِل ہونے کی بنا پر رَفع دیتے ہیں جیسے ھَیْہَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ اَیْ بَعُدَ (عید کا دن دُور ہو گیا) ھَیْہَاتَ بَعُدَ کے معنیٰ میں ہے یعنی دُور ہوا۔ شَتَّانَ اِفْتَرَقَ کے معنیٰ میں ہے یعنی جُدا ہوا۔ سَرْعَانَ سَرُعَ کے معنیٰ میں ہے یعنی جلدی کی۔

اَسْمَائے اَفْعَال بمعنیٰ اَمرِ حَاضِر: رُوَیْدَ ۔ بَلْہَ ۔ حَیَّہَلْ ۔ عَلَیْکَ ۔ دُوْنَکَ ھَا ۔ ھَلُمَّ ۔ یہ ایسے اسم ہیں کہ جن میں فِعل اَمرِ حاضِر کے معنیٰ پائے جاتے ہیں یہ اَسْمَاءِ اَفْعَال اپنے بَعْد والے اسم کو مَفعُول ہونیکی بنا پر نَصب دیتے ہیں۔

جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا اَیْ اَمْہِلْ زَیْدًا (زید کو مُہلت دے) رُوَیْدَ اَمْہِلْ کے معنیٰ میں ہے یعنی مُہلت دے۔ بَلْہَ دَعْ کے معنیٰ میں ہے یعنی چھوڑ تو۔ حَیَّہَلْ اِیْتِ کے معنیٰ میں ہے یعنی آ تو۔ عَلَیْکَ اَلْزِمْ کے معنیٰ میں ہے یعنی لازِم سمجھ۔ دُوْنَکَ اور ھَا یہ دونوں خُذْ کے معنیٰ میں ہیں یعنی لے تو۔ ھَلُمَّ "آنے" کے معنیٰ میں ہے۔

تَمرِین

اَمْثِلۂ ذیل میں اَسْمائے شَرْطِیہ اور اَسْمائے اَفْعال کو الگ الگ کریں نیز تَرکیب کریں۔

مَتٰی تُؤَذِّنْ اُفْطِرْ۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ۔ مَنْ کَثُرَ کَلَامُہٗ کَثُرَ خَطَاؤُہٗ۔ حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ۔ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا۔ شَتَّانَ زَیْدٌ۔ اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ۔ عَلَیْکَ الرِّفْقَ۔ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ۔ سَرْعَانَ زَیْدٌ خُرُوْجًا۔ مَھْمَا تُخْفُوْا یُحْضِرْکُمُ اللّٰہُ۔ ھَلُمَّ مَآءً۔ اِذْمَا دَخَلْتَ عَلَی الْحَاکِمِ فَقُلْ لَّہٗ حَقًّا۔ ھَا زَیْدًا۔ مَتٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ۔ دُوْنَکَ اللَّبَنَ۔ اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ۔ بَلْہَ التَّفَکُّرَ۔ مَنْ سَکَتَ سَلِمَ۔ حَیَّھَلِ الصَّلٰوۃَ۔

اِسم فَاعِل: ایسا اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کے لیے وَضع کیا گیا ہو کہ جس میں مَصْدَرِی مَعْنٰی بطور حُدُوْث کے ہو یعنی بغیر دَوام کے ہو۔

اسم فَاعِل فِعْل معروف والا عمل کرتا ہے یعنی اگر اسْم فاعِل فِعْل لازم سے مُشْتَق ہو تو فاعِل کو رَفع دیتا ہے اور چھ قِسْم کے اِسْموں کو نَصْب دیتا ہے۔ اگر فِعْل مُتَعَدِّی سے مُشْتَق ہو تو فَاعِل کو رَفع دیتا ہے اور سات اِسْمُوں کو نَصْب دیتا ہے۔

اِسْم فاعِل کے عَمل کرنے کی دو شَرطیں ہیں۔

نمبر۱: اِسْم فاعِل حَال یا مُسْتَقْبِل کے مَعْنٰی میں ہو اگر ماضِیْ کے مَعْنٰی میں ہوگا تو عَمل نہیں کرے گا۔

نمبر۲: چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اِعْتِماد ہو نمبر(۱) مُبْتَدا پر اِعْتِماد ہو یعنی اسم فاعِل سے پہلے مُبْتَدا ہو اور اِسْم فاعِل اِس کی خبر بن رہا ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ۔ (زید اس کا باپ کھڑا ہے) یہ مِثَال لازم کی ہے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًا۔

(زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمر کو) یہ مثال مُتعدّی کی ہے۔

(۲) مَوصُوف پر اِعتماد ہو یعنی اسم فاعل سے پہلے مَوصُوف ہو اور یہ اس کی صِفت بن رہا ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا (میں ایسے آدمی پر گزرا کہ جسکا باپ بکر کو مارنے والا ہے)۔

(۳) مَوصُول پر اِعتماد ہو یعنی اسم فاعل سے پہلے اسمِ مَوصُول ہو اور یہ اِس کا صِلَہ بن رہا ہو جیسے جَاءَنِی الْقَائِمُ اَبُوْہُ (آیا میرے پاس وہ شخص کہ جس کا باپ کھڑا ہے)

جَاءَنِی الضَّارِبُ (لازم) اَبُوْہُ عَمْرًوا (آیا میرے پاس وہ شخص کہ مارنے والا ہے اسکا باپ عمرکو)

(۴) ذُوالحَال (متعدی) پر اِعتماد ہو یعنی اِسم فاعل سے پہلے ذُوالحال ہو اور اِسم فاعل اس سے حال واقع ہو جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا (زید میرے پاس آیا اِس حال میں کہ اِس کا غلام گھوڑے پر سوار تھا)۔

(۵) ہَمزَۂ اِستِفہَام پر اِعتماد ہو یعنی اس سے پہلے ہَمزۂ اِستِفہَام ہو جیسے اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا (کیا مارنے والا ہے زید عمرو کو)

(۶) حَرفِ نَفی پر اِعتماد ہو یعنی اس سے پہلے حَرفِ نَفی ہو جیسے مَاقَائِمٌ زَیْدٌ (زید نہیں کھڑا ہونے والا) جو عَمل قَامَ اور ضَرَبَ کرتے ہیں وہی عَمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کرتے ہیں۔

اِسم مَفعُول :- اِسم مَفعول فِعل مَجہُول والا عمل کرتا ہے یعنی نائِب فاعل کو رَفع دیتا ہے اور باقی اِسموں کو نَصب دیتا ہے۔ اسم مفعول کے عَمل کرنے کی دو شَرطیں ہیں۔

(۱) اسم مَفعُول حَال یا مُستَقبل کے مَعنیٰ میں ہو اگر مَاضِی کے مَعنیٰ میں ہوگا تو عَمل نہیں کریگا

(۲) مَذکُورہ چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

(۱) مُبتَدا پر اعتماد ہو یعنی اِسم مَفعُول سے پہلے مُبتدا ہو اور یہ اُس کی خبر بن رہا ہو جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (زید مارا ہوا ہے اس کا باپ) یہ مثال اُس اسم مَفعُول کی ہے کہ جس کا فِعل مُتعَدّی بیک مَفعُول ہو۔

عَمْرٌو مُعْطیً غُلَامُہٗ دِرْھَمًا (عَمرو دیا گیا ہے اس کا غلام درہم) یہ مثال اُس اِسم مَفعُول کی ہے کہ جس کا فِعل مُتعدّی بدو مفعول ہو اور ایک مفعول پر اِکتفاء کرنا جائز ہو۔

بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ ابْنُہٗ فَاضِلاً (بکر معلوم ہوا ہے اُس کا بیٹا فاضل) یہ مثال اُس اسم مفعول کی ہے کہ جس کا فعل مُتعدّی بدو مفعول ہو اور ایک مفعول پر اِکتفاء جائز نہ ہو۔
خَالِدٌ مُخْبَرٌ نِ ابْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلاً (خالد خبر دیا گیا ہے کہ اُس کا بیٹا عمرو فاضل ہے) یہ مثال اس اِسم مفعول کی ہے کہ جس کا فعل مُتعدّی بسہ مفعول ہو۔ جو عمل ضُرِبَ۔ اُعْطِیَ۔ عُلِمَ۔ اُخْبِرَ کرتے ہیں وہی عمل مَضْرُوْبٌ۔ مُعْطیً۔ مَعْلُوْمٌ۔ مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔
باقی پانچ چیزیں یعنی مَوْصُوْف۔ مَوْصُوْل۔ ذُوالحال۔ ہَمْزَہ اِسْتِفْہام۔ حَرفِ نَفی کی مثالیں خُود بنائیں۔

صِفَتِ مُشَبَّہَ: ایسے اِسْم کو کہتے ہیں کہ جس کے اندر مَصْدَری معنٰی بطور ثبُوت و دَوام کے ہو اور اِسْم فاعِل کے اندر مَصْدَرِی مَعْنٰی عارضی طور پر ہوتے ہیں۔ صِفَت مُشَبَّہَ عام طور پر فِعْل لازم سے مُشْتَق ہوتی ہے اور فِعْل لازِم والا عَمَل کرتی ہے یعنی ایک اِسْم کو رَفع اور چھ کو نَصَب دیتی ہے۔ اِس کے عَمَل کے لئے شَرط یہ ہے کہ اس سے پہلے پانچ چیزوں میں سے کوئی چیز ہو اور وہ یہ ہیں۔ مُبْتَدا۔ ذُوالحال۔ مَوْصُوْف۔ ہَمْزَہِ اِسْتِفْہام۔ حرفِ نَفی۔ اسم موصول ہونے کی شرط یہاں نہیں کیوں کہ صِفَتِ مُشَبَّہ پر جو الف لام ہوتا ہے وہ اِسْم مَوْصُوْل کا نہیں ہوتا۔ نیز حال اور اِستقبال کی بھی شَرط نہیں کیونکہ صِفَت مُشَبَّہ میں دَوام کے معنٰی پائے جاتے ہیں لہٰذا کوئی زمانہ بھی پایا جائے یہ ہر حال میں عمل کرے گی۔
۱۔ مُبْتَدا پر اِعْتِمَاد ہو یعنی صِفَتِ مُشَبَّہ سے پہلے مُبْتَدا ہو جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ۔ (زید اچھا ہے اس کا غلام) جو عمل حَسُنَ کرتا ہے وہی عمل حَسَنٌ کرتا ہے۔
باقی چار چیزیں جن پر صِفَتِ مُشَبَّہ اعتماد کر کے عمل کرتی ہے اِن کی مثالیں خُود بنائیں۔

اِسْمِ تَفْضِیل: اِسم تفضیل ایسے اسم کو کہتے ہیں کہ جس میں مَصْدَرِی مَعْنٰی کی زیادتی دوسرے کے اِعتبار سے پائی جائے۔ اِسْم تفضیل میں عام طور پر فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے اور اسم تَفْضِیل اکثر رَفع دیتا ہے۔ اسم تفضیل تین طریقوں سے اِسْتعمال ہوتا ہے
(۱) مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے)

(۲) اَلِف وَلام کے ساتھ جیسے جَاءَنِی زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (آیا میرے پاس افضل زید)
(۳) اِضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم کا افضل ہے)
مَصْدَر: مَصدر بھی اپنے فِعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر فِعل لازِم کا مَصدر ہے تو ایک اِسم کو رَفع اور چھ کو نَصب دے گا اور اگر فِعل مُتعدّی کا مصدر ہے تو ایک اسم کو رَفع اور سات اِسموں کو نَصب دے گا جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا (تعجب میں ڈالا مجھے زید کے مارنے نے عمرو کو)
اِسْمِ مُضَاف: مُضاف اپنے مُضاف اِلیہ کو جَر دیتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا یہاں لام حقیقت میں مُقدّر ہے۔

تَمرِین

اَمثلۂ ذیل میں اَسماءِ عامِلہ کے عَمل اور ان کے مَعمُول بتائیں اور اسمِ تفضیل کے اِستعمال ہونے کے تینوں طریقوں پر غور کریں نیز ترکیب کریں۔

کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ - جَاءَنِیْ خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ اَبُوْهُ - زَیْدٌ حَسَنٌ اَخُوْهُ - اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا - اَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُاللّٰهِ - اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً - مَا مُخْبِرٌ زَیْدٌ عَمْرًوا فَاضِلًا - هُوَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ - هٰذَا الْمَسْجِدُ اَطْوَلُ مِنْ ذٰلِكَ - اِیْذَاؤُكَ اُمَّكَ مَعْصِیَةٌ کَبِیْرَةٌ - اَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ - جَاءَنِیْ بَکْرٌ جَائِعًا بَطْنُهٗ - اَبُوْكَ مُطَهَّرٌ ثَوْبُهٗ - وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ - تَطْهِیْرُكَ بَدَنَكَ خَیْرٌ - اِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا - خَیْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ - فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ - مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ - اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ - هُوَ اَهْدٰی مِنْهُ - لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ - هٰذَا طَعَامُ زَیْدٍ -

اِسمِ تام: اِسم کی اِس حالت کو کہتے ہیں کہ جس حالت کے ہوتے ہُوئے اسم دُوسری چیز کی طرف مُضاف نہ ہوسکے۔ اِسم تام ہوتا ہے چار حالتوں میں اور تام ہوکر تمیز کو نصب دیتا ہے۔

(۱) اِسم ایک تو تَنوِین سے تام ہوتا ہے چاہے تَنوِین لَفظی ہو یا تقدِیری۔
لفظی تَنوِین کی مثال جیسے مَا فِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (نہیں ہے آسمان میں ہتھیلی کے برابر بادل) اِس میں رَاحَةٍ اسم تام ہے جس نے سَحَابًا تمیز کو نصب دیا ہے
تقدِیری تَنوِین کی مثال جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (میرے پاس گیارہ آدمی ہیں) زَیْدٌ اَکْثَرُ مَالًا (زید زیادہ مال والا ہے) اِس میں اَحَدَ عَشَرَ اور اَکْثَرُ دونوں میں تَنوِین تقدِیری ہے جس نے رَجُلًا اور مَالًا کو نَصب دیا ہے۔

(۲) اِسم تام ہوتا ہے نونِ تَثنِیَہ سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گندم ہے) اِس میں نونِ تثنیہ نے بُرًّا تمیز کو نَصب دیا ہے۔

(۳) اِسم تام ہوتا ہے نونِ جمع یا مُشابہ نون جمع سے۔ نونِ جمع کی مثال جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا (کیا ہم خبر نہ دیں اِن لوگوں کی جو زیادہ خسارے والے ہیں اعمال کے اِعتبار سے) اِس میں نونِ جمع نے اَعْمَالًا تمیز کو نَصب دیا ہے۔ مُشابہ نونِ جمع کی مثال عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (میرے پاس بیس درہم ہیں)۔ اِس میں عِشْرُوْنَ کے نون نے دِرْهَمًا کو نَصب دیا ہے۔

(۴) اِسم تام ہوتا ہے اِضافت سے جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا (میرے پاس اِس کا بھر کے ہے یعنی شہد کا) اس میں مِلْؤُهٗ اِسم تام مُضاف ہے ضَمِیر کی طرف اور اس نے عَسَلًا کو نَصب دیا ہے۔

اَسمائے کِنَایَہ اَز عَدَد: اسم کِنَایَہ جو عَدَد سے کِنَایَہ ہو وہ دو قسم پر ہے (۱) کَمْ (۲) کَذَا
کَمْ کی دو قِسمیں ہیں ایک اِستِفہامیہ اور ایک خَبرِیَہ۔
کَمْ اِستِفہامیہ اور کَذَا اپنی تمیز کو نَصب دیتے ہیں جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ۔ (کتنے آدمی ہیں تیرے پاس) عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس کتنے ہی دِرہم ہیں)

کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (کتنے ہی اموال میں نے خرچ کئے ہیں) کَمْ دَارٍ بَنَيْتُ (کتنے ہی گھر میں نے بنائے ہیں)۔ اور کبھی کَمْ خبریہ کی تمیز پر مِنْ آجاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول کَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ (کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں ہیں)

قسم دوم عَوامِل مَعْنوِی

عَوامِل مَعْنوِی کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اِبْتِدَاء یعنی کسی اسم کا عامِلِ لفظی سے خالی ہونا۔
۲۔ فِعْل مُضَارِع کا عامِلِ ناصِب اور جازِم سے خالی ہونا۔
اِبتداء کا لُغوی معنیٰ ہے شروع کرنا اور اِصطلاحی معنیٰ ہے اسم کا عَوامِلِ لفظی سے خالی ہونا۔
اِبتداء مُبتداء اور خبر کو رَفع دیتا ہے جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ یہاں دونوں کو رَفع ابتداء نے دیا ہے یعنی عامِل لفظی سے خالی ہونے نے۔ یہ مشہور مَذْهَب ہے یہاں دو مَذْهَب اور ہیں (۱) اِبتداء عامِل ہے مُبتدا میں اور مُبتدا عامِل ہے خَبَر میں۔
(۲) مُبتدا عامِل ہے خبر میں اور خبر عامل ہے مُبْتدا میں۔
عَوامِل مَعْنوِی کی دُوسری قسم یعنی فِعْل مُضَارِع کا عامِل ناصِب اور جازِم سے خالی ہونا یہ فِعْل مُضَارِع کو رَفع دیتا ہے جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ یہاں يَضْرِبُ کو رَفع عامِل ناصِب اور جازِم سے خالی ہونے نے دیا ہے۔ یعنی عامِل ناصِب اور جازِم کا مُضارِع پر نہ ہونا مُضارِع کو مَرْفُوع کرتا ہے۔

تَمرِین

اَمْثِلَہ ذَیل میں اَسْمَاء کا تام ہونا بتائیں کَمْ اِسْتِفْہامِیہ اور خَبَرِیَّہ کو الگ الگ کریں نیز مُضارِع کے عامِل کو بیان کریں اور ترکیب کریں۔

مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ ۔ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۔ لَيْسَ عِنْدِيْ قَدْرُ حَفْنَةٍ حِنْطَةً ۔ كَمْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ نَصِيْبٌ ۔ كَمْ رَكْعَةً صَلَّيْتَ ۔ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ ۔

عِنْدِیْ رِطْلَانِ زَیْتًا - لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ - کَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنَا هَا - اَللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - عِنْدِیْ رِطْلٌ مَاءً - اَللّٰهُ اَسْرَعُ مَکْرًا - عِنْدِیْ کَذَا وَکَذَا دِرْهَمًا - رَأَیْتُ اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا -

---

فَصْل : تَوَابِع کا بَیان

فائدہ

اَب تک ایسے اِسْمُوں کا بیان تھا جن پر اِعْرَاب اصلی تھا یعنی اِنکے اوپر اِن کے عامِل کا اثر بغیر کسی واسطے کے تھا - اَب ایسے اسموں کا بیان ہے جن پر اِعْرَاب اصلی نہیں ہے بلکہ پہلے اسم کے تابع ہونے کی وجہ سے ہے -

تابِع : ایسے اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے کوئی اِسْم ہو اور اِس اِسْم پر جو اِعْرَاب جس وجہ سے ہو وہی اِعْرَاب اسی وجہ سے بعد والے اِسْم پر ہو - پہلے اسم کو مَتْبُوْع اور بعد والے کو تابِع کہتے ہیں - تابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) صِفَت (۲) تاکید (۳) بَدَل (۴) عَطْف بحرف - (۵) عَطْفِ بیان

صِفَت ایسے تابِع کو کہتے ہیں جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو مَتْبُوْع کے اندر پایا جائے یا ایسے مَعْنیٰ پر دلالت کرے جو مَتْبُوْع کے مُتَعَلِّق کے اندر پایا جائے - پہلے کو صِفَت بحالِ مَوْصُوْف اور دُوسرے کو صفتِ بحالِ مُتَعَلِّق مَوْصُوْف کہتے ہیں -

صِفَت بحالِ مَوْصُوْف کی مِثَال جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ صفت بحالِ متعلق مَوْصُوْف کی مثال جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ یا اَبُوْهُ (آیا میرے پاس ایسا آدمی کہ اچھا ہے اُسکا غلام یا اُسکا باپ)

صِفَت کی پہلی قسم یعنی صِفَت بحالِ مَوْصُوْف دس چیزوں میں اپنے مَتْبُوْع کے مُوَافِق ہوتی ہے - (۱) تَعْرِیْف (۲) تَنْکِیْر (۳) تَذْکِیْر (۴) تَانِیْث (۵) اِفْرَاد (۶) تَثْنِیَه (۷) جَمْع (۸) رَفْع (۹) نَصْب (۱۰) جَر - اِن میں سے چار چیزیں ایک وقت میں پائی جائیں گی - تَعْرِیْف و تَنْکِیْر میں سے ایک تَذْکِیْر و تَانِیْث میں سے ایک . اِفْرَاد

تثنیہ جمع میں سے ایک ۔ رفع نصب جر میں سے ایک جیسے عِندِی رَجُلٌ عَالِمٌ وَرَجُلَانِ عَالِمَانِ وَرِجَالٌ عَالِمُونَ وَامْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ وَامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَنِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ ۔

صفت کی دُوسری قسم صفت بحالِ متعلق مَوصُوف پانچ چیزوں میں متبوع کے مُوافق ہوتی ہے ۔ تعریف ۔ تنکیر ۔ رَفع ۔ نصب ۔ جَر ۔ ان میں سے دو ایک وقت میں پائی جائیں گی ۔ جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ (آیا میرے پاس ایسا آدمی کہ جس کا باپ عَالِم ہے) اور جب مَوصُوف نکرہ ہو تو پُورا جملہ خبریہ بھی صفت بن سکتا ہے ۔ جیسے جَاءَنِی رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ ۔ لیکن جُملہ میں ایک ضمیر ہونا ضروری ہے جو نکرہ مَوصُوف کی طرف لوٹے ۔

تاکید : ایسا تابع ہے جو متبُوع کی حالت کو پُختہ کرے نسبت میں یا شمُول میں یعنی یہ بتلائے کہ متبوع کی حالت اچھی طرح یقینی ہے یا یہ بتلائے کہ متبوع اپنے تمام اَفراد کو شامل ہے تاکہ سُننے والے کو شک نہ رہے ۔ نسبت کی مثال جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ نَفْسُہٗ (زید میرے پاس خُود آیا) شمُول کی مثال جیسے جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ (ساری کی ساری قوم آئی) تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی تاکید لفظی ایسی تاکید کو کہتے ہیں کہ جس میں لفظ کو مکرر لایا جائے ۔ جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ ۔ یہ مثال تکرارِ اسم کی ہے ۔ ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ یہ مثال تکرار فعل کی ہے ۔ اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ یہ مثال تکرار حرف کی ہے ۔

تاکید معنوی آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے وہ آٹھ لفظ یہ ہیں (۱) نَفْسٌ (۲) عَیْنٌ (۳) کِلَا وَکِلْتَا (۴) کُلٌّ (۵) اَجْمَعُ (۶) اَکْتَعُ (۷) اَبْتَعُ (۸) اَبْصَعُ ۔

نَفْسٌ وَعَیْنٌ یہ مُضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور متبُوع کی ضمیر کی طرف مُضاف ہوتے ہیں متبُوع اگر واحد ہو تو یہ بھی واحد ہوتے ہیں اور اگر متبوع تثنیہ یا جمع ہو تو یہ جمع استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ نَفْسُہٗ ۔ جَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ ۔ عَیْنٌ کو اس پر قیاس کریں کِلَا وَکِلْتَا ۔ یہ تثنیہ کے لئے

آتے ہیں کِلَا تثنیہ مذکر کے لئے اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کے لئے یہ دونوں بھی مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا وھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا۔
اَجْمَعُ۔ اَکْتَعُ۔ اَبْتَعُ۔ اَبْصَعُ یہ عام طور پر بغیر مضاف (مذکر) (مؤنث) ہونے کے استعمال ہوتے ہیں اور واحد تثنیہ جمع اور مذکر مؤنث ہونے میں متبوع کے موافق ہوتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ وَاَکْتَعُوْنَ وَاَبْتَعُوْنَ وَاَبْصَعُوْنَ۔ اَکْتَعُ۔ اَبْتَعُ اَبْصَعُ یہ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہیں اِس کے بغیر استعمال نہیں ہوتے اور نہ ہی اَجْمَعُ سے پہلے آتے ہیں۔

بَدَل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود ہی مقصود ہو۔ اِس کا متبوع مقصود نہ ہو۔ بَدَل کی چار قسمیں ہیں (۱) بَدَلُ الْکُلِّ (۲) بَدَلُ الْبَعْضِ (۳) بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ (۴) بَدَلُ الْغَلَطِ ان میں پہلے لفظ کو مُبْدَل مِنْہُ اور دوسرے کو بَدَل کہتے ہیں۔ مُبْدَل مِنْہُ کا معنیٰ ہے بدلے میں لایا گیا اُس کے۔ یعنی وہ لفظ کہ جس کہ بدلے میں دُوسرا لفظ لایا گیا ہو۔

بَدَلُ الْکُلِّ: ایسا بَدَل ہے کہ اُس کا مدلول اور مُبْدَل مِنْہُ کا مدلول ایک ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ۔ اِس میں زَیْد اور اَخُوْکَ دونوں کا مصداق ایک ہی ہے۔

بَدَلُ الْبَعْضِ: ایسا بَدَل ہے جو اپنے متبوع یعنی مُبْدَل مِنْہُ کا جُزء اور اس کا حصّہ ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ (مارا گیا زید اس کا سر) اس میں زید مُبْدَل مِنْہُ ہے اور رَأْسُہٗ بَدَل ہے جو کہ جُزء ہے زید کا۔

بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ: ایسا بَدَل ہے کہ جس کا اپنے مُبْدَل مِنْہُ سے کچھ تعلّق اور لگاؤ ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ (زید چھین لیا گیا یعنی اس کے کپڑے) اس میں زید مُبْدَل مِنْہُ اور ثَوْب بَدَل ہے اور ثَوْب کا زید سے تعلّق ہے۔

بَدَلُ الْغَلَطِ: ایسا بَدَل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے یعنی مُبْدَل مِنْہُ کو غلطی سے ذکر کردیا تھا اَب اس کی تلافی بَدَل لاکر کی جا رہی ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔ (میں گزرا ایک آدمی کے پاس سے گدھے کے پاس سے) اِس میں حِمار کو لاکر یہ بتانا مقصود ہے کہ رَجُل غلطی سے ذکر کردیا تھا۔

عَطف بحَرف : ایسا تابع ہے جو حُرُوفِ عَطف کے بعد آئے اور یہ بتائے کہ جو نِسبَت مَتبُوع کی طرف ہو رہی ہے وہی نِسبَت تابع کی طرف بھی ہے اور نِسبَت سے دونوں ہی مَقصُود ہیں۔ مَتبُوع کو مَعطُوف علیہ اور تابع کو مَعطُوف کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِی زَیدٌ وعَمرٌو (میرے پاس زید اور عَمرو دونوں آئے) اس میں جَاءَ کی نِسبَت جس طرح زید کی طرف ہے اسی طرح عمرو کی طرف بھی ہے۔ عَطف بحَرف کو عَطفِ نَسق بھی کہتے ہیں۔
حُرُوف عَطف دس ہیں۔ وَاوٌ۔ فَاءٌ۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ إِمَّا۔ أَوْ۔ أَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰکِنَّ۔

عَطفِ بَیَان : ایسا تابع ہے جو اپنے مَتبُوع کو واضح اور روشن کر دے لیکن صِفت نہ ہو۔ عَطفِ بیان دو ناموں میں سے ایک مَشہُور نام ہوتا ہے جیسے **أَقسَمَ بِاللّٰہِ** أَبُو حَفصٍ عُمَرُ (اَبُو حَفص یعنی عُمر نے اللّٰہ کی قسم کھائی) اس میں اَبُو حَفص کُنیَت ہے جو کم مَشہُور ہے اس کی وَضاحت زیادہ مَشہُور نام عُمر کر رہا ہے کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے جبکہ کُنیَت زیادہ مَشہُور ہو اور نام کم جیسے جَاءَنِی زَیدٌ أَبُو عَمرٍو (میرے پاس زید یعنی اَبُو عَمرو آیا) اس میں کُنیَت اَبُو عَمرو زَید کو روشن اور واضح کر رہا ہے۔

تَمرِین

اَمثِلَہ ذیل میں تابع کی قسمیں الگ الگ کریں نیز ترکیب کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ۔ قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھَارُوْنَ۔ اُخِذَ زَیْدٌ مَالُہٗ۔ قُطِعَ بَکْرٌ بَطْنُہٗ۔ لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ ھٰذَا الرَّجُلُ عَالِمٌ اَبُوْہُ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ فَتَحَ مُحَمَّدُ اِبْنُ قَاسِمٍ۔ فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ۔ ھٰذَانِ رَجُلَانِ عَاقِلَانِ۔ ھٰذِہٖ امْرَءَۃٌ صَالِحَۃٌ۔ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کَانَ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فصل : دربیانِ مُنصَرِف وغیرمُنصَرِف

مُنصَرِف : ایسا اِسم ہے کہ جس میں اَسْباب مَنعِ صَرف میں سے کوئی سبب نہ پایا جائے۔
مُنصَرِف کا حکم : مُنصَرِف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکتیں مع تَنوِین آتی ہیں۔
غیرمُنصَرِف : ایسا اِسم ہے کہ جس میں اَسْباب مَنعِ صَرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے۔
غیرمُنصَرِف کا حکم : غیرمُنصَرِف کا حکم یہ ہے کہ اِس پر تَنوِین اور کَسرہ نہیں آتا۔
اَسْباب مَنعِ صَرف نو ہیں (۱) عَدل (۲) وَصف (۳) تانِیث (۴) مَعرِفہ (۵) عُجمہ (۶) جَمع (۷) تَرکِیب (۸) وَزنِ فِعل (۹) اَلِف ونُون زائدتان۔
لہٰذا عُمَرُ میں ایک سَبَب عَدل ہے اور دُوسرا عَلَم۔ ثُلٰثُ و مَثْلَثُ اس میں صِفَت اور عَدل ہے۔
طَلحَۃُ اِس میں تانِیث اور عَلَم ہے۔ زَینَبُ اِس میں تانِیث مَعنَوی اور عَلَم ہے۔
حُبلٰی اِس میں اَلِفِ مَقصُورہ ہے حَمرَاءُ اِس میں اَلِفِ مَمدُودَہ ہے۔ اَلِفِ مقصورہ اور مَمدُودَہ یہ دونوں تانِیث کی علامت ہیں اور یہ اکیلا سَبَب دو سَبَبوں کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اِبرَاھِیمُ اِس میں عُجمہ اور عَلَم ہے۔ مَسَاجِدُ اور مَصَابِیحُ یہ جمع مُنتَہی الجُمُوع کا وَزن ہے یہ اکیلا سَبَب دو سببوں کے قائم مَقام ہے۔ بَعلَبَکُّ اِس میں تَرکِیب اور عَلَم ہے۔ اَحمَدُ اِس میں وَزنِ فِعل اور عَلَم ہے۔
سَکرَانُ اس میں اَلِف ونُون زائدتان اور وَصف ہے کیونکہ سَکرَانُ کے معنیٰ ہیں (نشے والا)۔
عُثمَانُ اِس میں اَلِف ونُون زائدتان اور عَلَم ہے۔ غیرمُنصَرِف کی مُکمّل تحقیق (اِنشَاءَ اللّٰہ) بڑی کتابوں میں آئے گی۔
فائِدہ : جب غیرمُنصَرِف پر اَلِف ولام داخِل ہو یا اِس کی اِضافَت کی جائے تو یہ مُنصَرِف ہو جاتا ہے۔

تَمرِین

اَمثلہ ذیل میں غیر مُنصرف کے اَسباب بتائیں نیز ترکیب کریں۔

جَاءَ سُلَیْمَانُ ۔ وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِسْمٰعِیْلَ ۔ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّةً ۔ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ ۔ هٰذِهٖ بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ ۔ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ ۔ لَبِسَ زَیْدٌ سَرَاوِیْلَ ۔ جَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ ۔ مَرَرْتُ بِبَکَّةَ ۔ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ ۔ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ ۔

فصل : حُرُوفِ غیر عامِلہ کا بیان

حُرُوف غیر عامِلہ کی سولہ قسمیں ہیں۔

نمبر ۱ حروفِ تنبیہ : یعنی وہ حُرُوف جو مخاطَب کو بیدار کرنے کے لئے آئیں اور یہ تین ہیں اَلَا ۔ اَمَا ۔ هَا جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (خبردار یقیناً یہی مُفسد ہیں) اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار یہ کام مَت کر)۔

۲۔ حُرُوفِ اِیجاب : یعنی وہ حُرُوف جو کسی کے جواب میں کسی چیز کو ثابت کرنے کے لئے آئیں ۔ یہ چھ حروف ہیں ۔ نَعَمْ ۔ بَلٰی ۔ اَجَلْ ۔ اِیْ ۔ جَیْرِ ۔ اِنَّ ۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رَبّ نہیں ہوں) کے جواب میں کہا جائے گا۔ بَلٰی (کیوں نہیں) یعنی تو ہی ہمارا رَبّ ہے ۔

۳۔ حُرُوفِ تفسیر : یعنی وہ حروف جو کسی چیز کی وضاحت کرنے کے لئے آئیں ۔ حُرُوفِ تفسیر دو ہیں اَیْ اور اَنْ ۔ اَیْ جیسے جَآءَ رَجُلٌ اَیْ زَیْدٌ ۔ اَنْ جیسے نَادَیْنٰهُ اَنْ یَا اِبْرَاهِیْمُ (ہم نے اُس کو ندا دی یعنی کہا اے ابراہیم)

۴۔ حُرُوفِ مَصْدَرِیَّہ : یعنی وہ حُرُوف جو اپنے بعد والے کلام کو مَصْدَر کے معنیٰ میں

کردیں ۔ حُرُوف مَصدَرِیَّہ تین ہیں مَا ۔ اَنْ ۔ اَنَّ ۔ مَا غیر عامِلہ ہے ۔ اَنْ و اَنَّ عامِل ہیں ۔ مَا اور اَنْ جُملہ فِعلِیَہ پر داخل ہوتے ہیں اور اَنَّ جُملہ اِسمِیَّہ پر داخل ہوتا ہے جیسے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین اُن پر تنگ ہو گی باوجود وسیع ہونے کے) رَحُبَتْ مَاضِی ہے مَا کی وجہ سے مَصدَر کے مَعنیٰ میں ہے ۔ (یعنی وَسِیع ہونا) کے مَعنیٰ میں ۔ اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ یعنی ضَرْبُكَ (مجھے اچھا لگا تیرا مارنا) اَعْجَبَنِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ یعنی قِيَامُكَ (مجھے اچھا لگا تمہارا کھڑا ہونا)

۵ ۔ حُرُوف تَحْضِیض : یعنی وہ حُرُوف جو ماضی پر داخل ہوتو مَلامت کرنے کے لئے آئیں اور اگر مُضَارِع پر داخل ہوتو تَرغِیب دینے کے لئے آئیں ۔ یہ چار حُرُوف ہیں ۔ اَلَّا ۔ هَلَّا ۔ لَوْلَا ۔ لَوْمَا ۔

جیسے هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ (تو نے عصر کیوں نہیں پڑھی) اَلَّا تُصَلِّیْ (تو کیوں نماز نہیں پڑھتا) یعنی نماز پڑھنی چاہیئے ۔

۶ ۔ حَرفِ تَوَقُّع : یہ قَدْ ہے ۔ اگر یہ ماضی پر داخل ہو تو تَحقِیق کے لئے آتا ہے ۔ یعنی یہ کام یقیناً ہُوا ہے ۔ اور ماضی مُطلق کو ماضی قریب کے معنی میں کر دیتا ہے ایسی صُورت میں اسے حَرفِ تَقرِیب کہا جاتا ہے کیونکہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے جیسے قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ (بیشک زید نے قریب ہی زمانے میں مارا ہے) (ماضی) اِس مثال میں تَحقِیق اور تَقرِیب دونوں ہے ۔ اور اگر یہ مُضَارِع پر داخل ہو تو تَقلِیل کے لئے آتا ہے یعنی یہ بتلاتا ہے کہ یہ کام کبھی کبھار ہوتا ہے ۔ جیسے قَدْ يَجِيئُ (کبھی کبھی آتا ہے) اور قَدْ کبھی کبھی مُضَارِع پر تحقیق کے لئے بھی آ جاتا ہے ۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ (یقیناً اللہ جانتے ہیں) ۔

۷ ۔ حُرُوفِ اِستِفہام : یعنی وہ حُرُوف جو جُملہ کے شروع میں سوال کرنے کیلئے آئیں اور یہ تین حُرُوف ہیں ۔ مَا ۔ اَ (ہمزہ) ۔ هَلْ ۔ جیسے مَا قَالَ زَيْدٌ (کیا کہا زید نے ؟) اَزَيْدٌ قَائِمٌ (کیا زید کھڑا ہے ؟) هَلْ اَكَلْتَ (کیا تو نے کھایا ؟) کبھی هَلْ قَدْ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے ۔ جیسے

قَوْلُهٗ تَعَالیٰ هَلْ اَتیٰ عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ الآیۃ اَیْ قَدْ اَتیٰ۔

۸۔ حُرُوْف رَدَع : رَدَع کے مَعْنیٰ ڈانٹنا اور اِس کے لئے ایک ہی حرف کَلَّا ہے جیسے کہا جائے اَتُبْغِضُ زَیْدًا (کیا تم زید سے بغض رکھتے ہو) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کَلَّا (ہرگز نہیں) کَلَّا کبھی حَقًّا کے مَعْنیٰ میں بھی آتا ہے یعنی جملہ کی تحقیق کے لئے آتا ہے۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (یقیناً تم عنقریب جان لوگے) کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (یہ بات یقینی ہے کہ آدمی سرکشی کرتا ہے)۔

۹۔ تَنْوِیْن : اِس "دو زبر" یا "دو زیر" یا "دو پیش" کو کہتے ہیں جو تاکید کے لئے نہ آئیں۔ تَنْوِیْن کی پانچ قسمیں ہیں۔ تَمَکُّن۔ تَنْکِیْر۔ عِوَض۔ مُقَابَلَہ۔ تَرَنُّم۔

تَمَکُّن : ایسی تَنْوِیْن ہے جو اِسم کے مُتَمَکِّن یعنی مُنْصَرِف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَیْدٌ۔

تَنْکِیْر : یعنی ایسی تَنْوِیْن جو اِسم کے نَکِرَہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے صَہٍ یہ اِسمِ فِعْل ہے اس کا معنیٰ ہے (کسی وقت خاموش ہو جا)۔ اگر بغیر تَنْوِیْن کے اِس کو پڑھیں تو یہ مَعْرِفَہ ہوگا جیسے صَہْ اس کے معنیٰ ہے (ابھی خاموش ہو جا) تَنْوِیْن داخل ہونے کے بعد فوراً چپ ہونے کا مَفْہُوم اِس میں نہیں رہتا۔

عِوَض : یعنی ایسی تَنْوِیْن جو مُضَاف پر مُضَاف اِلَیْہ کے بدلے میں آئے۔ جیسے یَوْمَئِذٍ۔ حِیْنَئِذٍ۔ ان کا مُضَاف اِلَیْہ کَانَ کَذَا مَحْذُوْف ہے اِس کے عِوَض میں ذ پر تَنْوِیْن آئی ہے۔

مُقَابَلَہ : یعنی ایسی تَنْوِیْن جو جمع مُؤَنَّث سَالِم کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ یہ تَنْوِیْن جمع مذکر سَالِم کے نون کے مقابلہ میں ہے اِس لئے اس کو تَنْوِیْنِ مُقَابَلَہ کہتے ہیں۔

تَرَنُّم : یعنی ایسی تَنْوِیْن جو اَشْعَار وغیرہ کے آخر میں آتی ہے تاکہ آواز میں خوبصورتی اور درازگی پیدا ہو جائے۔ یہ تَنْوِیْن اِسْم۔ فِعْل۔ حَرْف تینوں پر داخل ہوتی ہے۔ بخلاف پہلی تَنْوِیْنوں کے وہ صرف اسم یا اِسْمِ فِعْل پر آتی ہیں

جیسے اَقِلّی اللَّوم عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ - وَقُولِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ -
(اے ملامت کرنیوالی ملامت اور عتاب کو کم کر - اور اگر میں اچھا کام کروں تو تُو کہہ دے کہ اچھا کام کیا ہے)
اس میں عِتاب اِسْم ہے اور اَصَابَ فِعْل ہے - ان دونوں کے آخر میں تَنْوِینِ تَرَنُّم لاحق ہوئی ہے -

۱۰-**نُونِ تاکید :** ایسے نُون کو کہتے ہیں جو اَمْر اور مُضَارِع میں تاکید کے مَعْنیٰ پیدا کرے - اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ثَقِیلَہ (۲) خَفِیفَہ - ثَقِیلَہ جیسے اِضْرِبَنَّ خَفِیفَہ جیسے اِضْرِبَنْ -

۱۱-**حُرُوفِ زِیَادَت :** یعنی ایسے حُرُوف کہ اگر ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو کلام کے اصل معنیٰ میں فرق نہ پڑے - حُرُوف زیادت آٹھ ہیں - اِنْ - اَنْ مَا - لَا - مِنْ - کَاف - بَا - لام. آخری چار حُرُوف جَر میں گزر چکے ہیں - یہاں اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ زائد بھی اِسْتِعْمال ہوتے ہیں -

۱۲-**حُرُوفِ شرط :** یہ دو حُرُوف ہیں اور شروع کلام میں آتے ہیں - اَمَّا اور لَوْ -
اَمَّا یہ تَفْسِیر اور تَفْصِیل کے لئے ہے یعنی مُتَکَلِّم نے جس بات کو اِجْمالاً بیان کیا ہے اَمَّا اس کی تَفْصِیل کے لئے آتا ہے - جیسے اللہ تعالیٰ کا اِرْشاد ہے فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَسَعِیدٌ یعنی اِنسانوں میں بعض بَدبخت ہیں اور بعض نیک بخت ہیں - اس کے بعد تَفْسِیر شروع کی گئی - تو فرمایا - فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوا فَفِی النَّارِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ (جو بَدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہونگے اور جو نیک بخت ہیں جَنَّت میں ہونگے) -

لَوْ - یہ مَاضِیْ کے لئے ہے خواہ مُضَارِع پر داخل ہو - اور نیز یہ اِنْتِفَائے ثانی کے لئے آتا ہے - بسَبَب اِنْتِفَائے اَوّل کے یعنی دُوسرا فِعْل وُجود میں نہیں آیا اس لئے کہ پہلا فِعْل نہیں پایا گیا - جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا -
(اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا مَعْبُود ہوتے تو دونوں میں خرابی آجاتی) - خرابی کیوں نہیں ہے اس لئے کہ اور مَعْبُود نہیں ہے -

۱۳- **لَوْلَا** : یہ اِنتِفَائے ثانی کے لئے آتا ہے بسَبَبِ وُجودِ اوّل کے یعنی دُوسرا فعل وُجود میں نہیں آیا کیونکہ پہلا شرط والا معنی نہیں پایا گیا۔ جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہوجاتا) عمر ہلاک کیوں نہیں ہوا اسلئے کہ علی موجود تھا۔

۱۴- **لامِ مَفْتُوحَہ برائے تاکید** : یہ لام مفتوح ہوتا ہے اِسْم اور فِعْل دونوں پر داخِل ہوتا ہے۔ اِسْم کی مِثال جیسے لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو فِعْل کی مِثال جیسے لَيَنْصُرَنَّ زَيْدٌ۔

۱۵- **مَا بِمَعْنٰی مَادَام** : یعنی وہ ما جو مادام کے معنی میں ہوتا ہے جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک کہ امیر بیٹھے ہیں) اِس مَا کو مصدریہ اور ظرفیہ بھی کہتے ہیں۔

۱۶- **حُرُوْفِ عَطْف** : یہ دس ہیں۔ و۔ ف۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ اِمَّا۔ اَوْ۔ لَا۔ اَمْ۔ بَلْ۔ لٰكِنْ۔

تَمرِین

اَمْثِلَہ ذیل میں حُرُوف غیر عامِلہ کی قِسمیں بتائیں نیز ترکیب کریں۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ جَآءَنِيْ زَيْدٌ اَيْ اَبُوْ عَمْرٍو۔ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ۔ اَمَّا زَيْدٌ قَائِمٌ۔ قَالُوْا نَعَمْ۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ قَالُوْا بَلٰى۔ اَجَلْ اِنَّهٗ قَائِمٌ۔ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ عَجِبْتُ اَنْ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا۔ جَآءَنِيْ زَيْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو۔ هَلَّا تُصَلِّيَ الصَّلٰوٰتِ لِوَقْتِهَا۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ۔ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ۔ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ۔ اَحَقٌّ هُوَ۔ هَلْ اَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ۔ فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ۔ اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو۔ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔

مُستَثنیٰ کی بحث

مُستَثنیٰ : ایسے اِسم کو کہتے ہیں جس کو حُرُوف اِستثناء کے ذریعے مَا قَبل کے حکم سے خارِج کیا جائے یعنی یہ بتایا جائے کہ اس سے پہلے جس اِسم کے لئے جو حکم ثابت کیا گیا ہے۔ اِس حکم سے یہ اسم خارِج ہے۔ جس اِسم کو خارِج کیا جاتا ہے۔ اس کو مُستَثنیٰ کہتے ہیں۔ اور جس اِسم کے حکم سے خارِج کیا جاتا ہے اس کو مُستَثنیٰ مِنہُ کہتے ہیں۔ مُستَثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُتَّصِل اور مُنفَصِل جس کو مُنقَطِع بھی کہتے ہیں۔

مُستَثنیٰ مُتَّصِل : ایسا مُستَثنیٰ ہے جو اِستثناء سے پہلے مَا قَبل کے حکم میں داخِل ہو بعد میں حُرُوف اِستَثناء لاکر حکم سے خارِج کیا گیا یا یوں کہئے کہ جو مُستَثنیٰ مُستَثنیٰ مِنہُ کی جِنس سے ہو جیسے جَآءَنِی اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

مُستَثنیٰ مُنقَطِع : ایسا مُستَثنیٰ ہے جو نہ اِستِثناء سے پہلے مُستَثنیٰ مِنہُ میں داخِل ہو اور نہ اِستِثناء کے بعد۔ یا یوں کہئے کہ جو مُستَثنیٰ مِنہُ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جَآءَنِی اَلْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔ مُستَثنیٰ مِنہُ اگر مذکور نہ ہو تو اس کو مُستَثنیٰ مُفَرَّغ کہتے ہیں جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ۔

جس کلام میں اِستِثناء ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مُوجَب اور غیر مُوجَب

مُوجَب : وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی، اِستِفہام نہ ہو۔ جیسے جاءَنِیْ اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

غیر مُوجَب : وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی، اِستِفہام ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا۔

مُستَثنیٰ کی اِعراب کے اِعتِبار سے چار قسمیں ہیں

اوّل : مُستَثنیٰ مَنصُوب ہوگا۔ اِس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) مُستَثنیٰ مُتَّصِل اِلَّا کے بعد کلام مُوجَب میں واقع ہو۔ جیسے جَاءَنِی اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) کلام غیر مُوجَب میں مُستَثنیٰ مُستَثنیٰ مِنہُ پر مُقَدَّم ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔

(۳) مُستَثنیٰ مُنقَطِع ہو یہ بغیر کسی قید کے ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِی اَلْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔

(۴) خَلَا کے بعد اکثر عُلماء کے نزدیک مَنصُوب ہوگا جیسے جاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا۔
(۵) مَاخَلَا۔ مَاعَدَا۔ لَیْسَ۔ لَایَکُوْنُ کے بعد ہمیشہ مَنصُوب ہوگا جیسے جاءَنِی الْقَوْمُ مَاخَلَا زَیْدًا وَمَا عَدَا زَیْدًا الخ۔
دوم: اگر مُستَثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر مُوجَب میں واقع ہو اور اس کا مُستَثنیٰ مِنہُ بھی مَذکُور ہو تو اس میں دو صُورتیں جائز ہیں۔
(۱) اِس کو بطورِ اِستِثناء کے مَنصُوب پڑھا جائے جیسے مَاجَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا۔
(۲) اِس کو مَاقَبل سے بَدَل قرار دیا جائے یعنی جو اِعْرَاب مُستَثنیٰ سے پہلے والے اسم پر ہو وہی اِعْرَاب بعد والے اسم یعنی مُستَثنیٰ کو دیا جائے۔ جیسے مَاجَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ۔ مَاضَرَبْتُ اَحَدًا اِلَّا زَیْدًا۔ مَامَرَرْتُ بِاَحَدٍ اِلَّا زَیْدٍ۔
سوم: مُستَثنیٰ مُفَرَّغ اِلَّا کے بعد کلام غیر مُوجَب میں واقع ہو۔
اِس صُورت میں مُستَثنیٰ کا اِعْرَاب عَامِل کے تقاضے کے مُطابق ہوگا۔
جیسے مَاجَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ ۔ مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا ۔ مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔
چہارم: مُستَثنیٰ۔ غَیْر۔ سِوٰی۔ سَوَاءَ کے بعد واقع ہو۔ اِس صُورت میں مُستَثنیٰ مَجرُور ہوگا۔ حَاشَا کے بعد بھی اَکثَر کے نزدیک مَجرُور ہوگا بَعض حَاشَا کے بعد نَصب بھی پڑھتے ہیں جیسے جاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ۔ سِوٰی زَیْدٍ۔ سَوَاءَ زَیْدٍ۔ حَاشَا زَیْدٍ ۔ حَاشَا زَیْدًا۔

اِعْرَابِ لفظِ غَیْر

یہ تو مَعلُوم ہوچکا ہے کہ غیر کے بعد مُستَثنیٰ مَجرُور ہوگا۔ اَب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظِ غیر کا اپنا اعْرَاب کیا ہوگا تو جانیے لفظِ غیر کا اِعْرَاب مُستَثنیٰ بااِلَّا کے اِعْرَاب کی طرح ہوگا تمام مَذکُورَہ صُورتوں میں۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ یہ مُستَثنیٰ مُتَصِل ہے جَآءَ الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ یہ مُستَثنیٰ مُنقَطِع ہے۔ مَاجَآءَنِی غَیْرَ زَیْدٍنِ الْقَوْمُ یہ کلام غیر مُوجَب میں مُستَثنیٰ مُقَدَّم ہے ۔ مَاجَآءَنِی اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ۔

یہ کلام غیر موجب ہے۔ مُستثنیٰ مِنہٗ مذکور ہے اِس میں دو صورتیں ہیں (۱) اِستثناء (۲) بَدل۔

تمرین

اَمثلہ ذیل میں مُستثنیٰ کی قسمیں بتائیں نیز ترکیب کریں۔

سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّآ اِبْلِیْسَ۔ اِنَّآ اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ۔
فَاَنْجَیْنَاہُ وَاَھْلَہٗ اِلَّا امْرَءَتَہٗ۔ فَاِنَّھُمْ عَدُوٌّ لِّیْ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔
اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ۔ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ لَارَجُلَ فِی الدَّارِ اِلَّا زَیْدٌ۔
فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

عَدَدْ و مَعْدُوْد کا بیان

① ایک اور دو کا عدد استعمال نہیں ہوتا، بلکہ معدود ہی کی مفرد اور تثنیہ کی شکل اس عدد کو بیان کرتی ہے البتہ یہ عدد بعد میں تاکید کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے، مذکر کی مثال جیسے عِنْدِیْ قَلَمٌ وَاحِدٌ ۔ عِنْدِیْ قَلَمَانِ اِثْنَانِ ۔ مؤنث کی مثال جیسے عِنْدِیْ سَاعَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔ عِنْدِیْ سَاعَتَانِ اِثْنَتَانِ

---

② تین سے دس تک عدد کی تمیز جمع اور مجرور آتی ہے، اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد مذکر آئے گا ۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے سِتُّ سَاعَاتٍ اور اگر تمیز مذکر ہو تو عدد مؤنث آئے گا ۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے عَشَرَةُ کُتُبٍ ۔

---

③ گیارہ[۱۱] اور بارہ[۱۲] عدد کے دونوں جُز مذکر ہوں گے جبکہ تمیز مذکر ہو، مذکر تمیز کی مثال جیسے اَحَدَ عَشَرَ کِتَابًا وَ اِثْنَا عَشَرَ کِتَابًا اور اگر تمیز مؤنث ہو تو دونوں جُز مؤنث ہوں گے ۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے اِحْدٰی عَشْرَةَ سَاعَةً ۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً ۔ ۱۱ سے ۹۹ تک عدد کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے

---

④ ۱۳ سے ۱۹ تک کا پہلا جُز مذکر اور دوسرا مؤنث ہوگا، جبکہ تمیز مؤنث ہو، جیسے ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَاعَةً اور پہلا جُز مؤنث اور دوسرا مذکر ہوگا جبکہ تمیز مذکر ہو جیسے ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا ۔ ۱۱ سے ۹۹ تک عدد کی تمیز مُفرد اور مَنصوب ہوتی ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ کِتَابًا ۔ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ سَاعَةً وغیرہ

---

⑤ دہائیوں کا عدد بیس[۲۰] سے ۹۰ تک مذکر اور مؤنث کے ساتھ ایک ہی حالت پر رہتا ہے ۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے عِشْرُوْنَ اِمْرَاَةً

---

⑥ ۲۰ سے ۹۰ تک کی دہائیوں کے بعد پہلے دو عددوں کا پہلا جز مذکر تمیز کے ساتھ مذکر اور مؤنث تمیز کے ساتھ مؤنث ہوگا۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ قَلَمًا۔ اِثْنَا وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً اِثْنَتَا وَ عِشْرُوْنَ سَاعَةً

---

⑦ بیس اور اس کے بعد کی دہائیوں کے بعد ۳ سے ۹ تک کا عدد مؤنث تمیز کے ساتھ مذکر آئے گا جیسے ثَلَاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ سَاعَةً ۔ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً اور مذکر تمیز کے ساتھ مؤنث آئے گا۔ ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا۔ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا

---

⑧ مِائَةٌ اَلْفٌ اور مِلْيُوْنٌ کے بعد تمیز مفرد مجرور آئے گی، اور مذکر مؤنث اس میں برابر ہیں جیسے مِائَةُ كِتَابٍ اَلْفُ كِتَابٍ وَّ مِلْيُوْنُ كِتَابٍ۔ اور اگر ان کے ساتھ کوئی چھوٹا عدد بھی ہو تو تمیز اس کے تابع ہوگی۔ مذکر تمیز کی مثال جیسے مِائَةٌ وَّ عَشْرُ رَكَعَاتٍ۔ مؤنث تمیز کی مثال جیسے مائَةٌ وَّعَشَرَةُ كُرَّاسَةٍ

فائدہ: عَشَرَ کا لفظ اگر مل کر آئے تو تذکیر و تانیث میں تمیز کے مطابق ہوگا۔ جیسے ثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلَمًا اور اگر اکیلا آئے تو تمیز کے مخالف ہوگا جیسے عَشَرَةُ اَقْلَامٍ

خُلاصہ

مُمیّز اَز عَدَد بَر سِہ جِہَت دَاں — زیر تا دَہ بود مجموع و مجرور

زدہ بر تر ہمہ منصوب و مُفرد — زصد ہم اَلف اِفراد ست و مجرور

شاہد جاوید

جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور